Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 63

شمارہ 17

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

23 جمادی الثانی 1435 ہجری 24 شہادت 1393 ہش 24 / اپریل 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اُس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اُس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کیلئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آ جاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمالِ تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اُسی جگہ دکھلاتا ہے۔ جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑھ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اُس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو۔ تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر **عمل کرے** اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کیلئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اُس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۱۰ تا ۱۲)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان 26-27 اور 28 دسمبر 2014ء کو منعقد ہوگا - انشاء اللہ

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے مورخہ 26-27 اور 28 دسمبر 2014ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر
اخبار ''منصف'' حیدر آباد کے اعتراضات کا جواب

قسط: 16

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور '' قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

پھر مجذوم، طاعون سے مرنے والے اور بچوں کے متعلق حضور کی بیان فرمودہ شرائط پر اعتراض کرتے ہوئے معترض مبارک پوری صاحب نے لکھا:

مجذوم اس میں دفن نہ ہوگا مگر دسویں حصے کی رقم دینے کی وصیت پر قائم ہو تو وہی درجہ ملے گا جو دفن ہونے والے کو ملے گا۔ طاعون سے مرنے والے کی میت دو برس تک امانت رہے گی بعد ازاں اس شرط پر قادیان لائی جائے گی کہ جہاں مرا ہے وہاں اور قادیان دونوں جگہ میں سے کہیں بھی طاعون نہ ہو۔ (ایضاً صفحہ 23) بھلا دو برس بعد لاش لانے کی کسے سوجھے گی؟ ہاں البتہ رقم ہاتھ سے نہ جائے گی۔ بچے دفن نہیں ہوں گے شاید اس لئے کہ وہ رقم کے مالک نہیں ہوتے اس لئے دسواں حصہ ملنے کی توقع نہ رہے گی اور جگہ بھی جلدی تنگ ہوجائے گی۔''

اول مجذوم کے بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیت کی رو سے وصیت کرتا ہے مجذوم ہو، جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ اس قبرستان میں لایا جائے تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہر مناسب نہیں ہے کہ اس قبرستان میں لایا جائے لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا تو اس کو وہی درجہ ملے گا جو دفن ہونے والے کو۔''

اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جذامی کے لئے کلیۃً یہ نہیں فرمایا کہ اُسے بہشتی مقبرہ میں دفن نہ کیا جائے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اگر اس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو کہ وہ لایا جاسکے اور حالات ایسے نہ ہوں تو ایسے شخص کو تدفین کیلئے بہشتی مقبرہ میں نہ لایا جائے۔

دراصل جو شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے لوگوں کو اذیت ہوتی ہو تو اگر لوگوں کو اس سے الگ رہنے کا مشورہ دے دیا جائے تو یہ تقاضائے عقل ہے۔ بعض اوقات اس کا جذام ایسی شدت اختیار کرجاتا ہے کہ اسے دیکھ ایک طبعی کراہت محسوس ہوتی ہے۔ باقی اس بیماری کی وجہ سے اس کا رشتہ مسلمانوں سے ختم نہیں ہوجاتا اس بیماری پر اس کو اجر ملے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اجر کو تسلیم کیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ جو شخص بہشتی مقبرہ میں دفن ہوگا بس وہی جنت میں داخل ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں ایسا نہیں لکھا بلکہ آپ تو فرماتے ہیں کہ

''یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کردے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔'' (رسالہ الوصیت صفحہ ۲۸)

اس اقتباس سے واضح ہوگیا کہ اگر بعض مصالح ظاہر کی بنا پر کوئی شخص کسی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہوسکے تو وہ اجر سے محروم نہیں ہے۔ جذام کا مریض ایسا ہوتا ہے کہ لوگ اُس کے پاس آنے سے کتراتے ہیں حتیٰ کہ آنحضورؐ نے بھی فرمایا کہ:

لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَا مَۃَ وَلَا صَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْزُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ

(بخاری کتاب الطب باب الجذام جلد سوم صفحہ ۳۱۷)

یعنی چھوت لگنا، بدشگونی لینا، اُلّو کا منحوس ہونا، صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں البتہ جذامی سے اس طرح بھاگ جیسا کہ تُو شیر سے بھاگتا ہے۔

اسی طرح مسلم کی حدیث ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرِیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ رَجُلٌ مَّجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّا قَدْ بَایَعْنَاکَ فَارْجِعْ۔ (مسلم کتاب السلام باب اجتناب المجذوم ونحوہ جلد ۵ صفحہ ۴۰۱)

ترجمہ: یعنی عمرو بن شرید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہلا بھیجا کہ تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کرچکے۔

فائدہ میں لکھا ہے کہ بعض علماء کے نزدیک جذامی مسجد میں آنے اور لوگوں سے ملنے سے روکا جائے گا۔

دوسرے طاعون کے مرض سے فوت ہونے والے کی نعش کو دو سال تک کسی دوسری جگہ امانتاً رکھنے اور ایسے موسم میں جبکہ قادیان اور فوت ہونے کے مقام میں طاعون نہ ہو، قادیان لانے پر جو معترض کا خیال ہے کہ ''بھلا دو برس بعد لاش لانے کی کسے سوجھے گی''

اس ضمن میں عرض ہے کہ معترض کا یہ خیال حقیقت سے کوسوں دور ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاری کردہ نظام وصیت میں شامل ہونے والے اگر قادیان سے دُور ہوں تو اوّل وہ اپنے وارثوں کو یہ تاکید کر جاتے ہیں کہ ان کی نعش کو بہشتی مقبرہ قادیان پہنچایا جائے۔ اور اگر وہ یہ تاکید نہ بھی کر پائے ہوں تب بھی ان کی وفات کے بعد ان کے لواحقین ان کی نعش کو بہشتی مقبرہ قادیان پہنچاتے ہیں ایسی بیسیوں مثالیں ہم نے بچشم خود مشاہدہ کی ہیں۔

پھر آج کل تو ایسے ایسے عمدہ لکڑی کے تابوت بنائے جاتے ہیں جو دسیوں سال خراب نہیں ہوتے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صندوق کا لفظ استعمال فرمایا ہے تاکہ میت کے لواحقین ایک مدت کے بعد بھی اس کی نعش کو بآسانی بہشتی مقبرہ لاسکیں اور شرعاً بھی اس بات کی اجازت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی خاص مصلحت کے پیش نظر قبر اُکھیڑ کر میت کے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی رخصت دی ہے۔

(کشف الغمہ جلد 1 صفحہ 309 باب فی نقل المیت)

غرض یہ معترض موصوف کی عقل کا قصور ہے کہ ان کے نزدیک یہ بے تکی بات ہے جبکہ آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہؓ اور امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک کسی خاص مصلحت کے تحت میت کو منتقل کرنا جائز اور قرین مصلحت ہے۔

جہاں تک معترض کے اس قول کا تعلق ہے کہ بچے دفن نہیں ہوں گے۔ شاید اس لئے کہ وہ رقم کے مالک نہیں ہوتے۔ اس لئے دسواں حصہ ملنے کی توقع نہ رہے گی اور جگہ بھی جلدی تنگ ہوجائے گی۔ تو یہ بھی دراصل معترض کی بددیانتی اور دینی علوم سے بے بہرہ ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو نظام وصیت جاری فرمایا اس کی دیگر وجوہات کے علاوہ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ایسے پاک کامل الایمان اور عظیم مالی قربانی کرنے والوں کو بطور نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے جیسا کہ آپ نے فرمایا:

''واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کیلئے انہوں نے دینی کام کیے ہمیشہ کیلئے قوم پر ظاہر ہوں۔'' (رسالہ الوصیت صفحہ ۲۸)

اب اس جگہ بچوں کے اس قبرستان میں دفن نہ کیے جانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ چونکہ وہ مال کے مالک نہیں اس لئے انہیں بہشتی مقبرہ میں دفن نہ کیا جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ چونکہ یہ نظام وصیت ہے اور وصیت صرف عاقل اور بالغ ہی کرسکتا ہے دوسرا نہیں۔ دوسرے یہ کہ بچے تو ویسے بھی معصوم عن الخطاء ہونے کی وجہ سے جنتی ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بچوں کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے پر کلیتاً پابندی نہیں لگائی بلکہ اس میں خاص صورت کی رعایت رکھی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''اس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے نابالغ بچے دفن نہیں ہوں گے کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔'' (رسالہ الوصیت صفحہ ۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی تصدیق حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے۔ بخاری کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَکُلُّ مَوْلُوْدٍ مَّاتَ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم وَاَوْلَادُ الْمُشْرِکِیْنَ۔

یعنی ہر بچے کی موت (دین) فطرت (یعنی توحید) پر ہوتی ہے۔ بعض مسلمانوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (کیا) مشرکوں کے بچے بھی؟ ان میں داخل ہیں۔ فرمایا ہاں! مشرکوں کے بچے بھی (بخاری کتاب التعبیر باب تعبیر الرؤیا بعد صلوۃ الصبح صفحہ ۸۱۸)

اس سے معلوم ہوا کہ دراصل کم سنی میں وفات پانے والے بچے عند اللہ بہشتی ہیں۔ اور بہشتی مقبرہ چونکہ ایسے لوگوں کی یادگار کے طور پر بنایا گیا جنہوں نے دین کیلئے خاص قربانی کی جبکہ بچے بوجہ صغرسنّی کے ایسا کامل ایمان اور خاص قربانی نہیں کرسکتے لہٰذا انہیں بطور یادگار بہشتی مقبرہ میں دفن کرنا ضروری خیال نہیں کیا گیا۔

تیسری بات جو معترض نے لکھی کہ ''مرزا اور اس کے اہل وعیال ان تمام قیود و شرائط اور پابندیوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ سارا پاپڑ تو ان ہی کی خوش حالی اور فارغ البالی کیلئے بیلا گیا ہے۔''

اس ضمن میں عرض ہے کہ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ:

''میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو اُن شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔'' لیکن ساتھ ہی واضح طور پر یہ بھی لکھا:

''اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔'' (الوصیت صفحہ ۲۶)

پھر اس کو مزید وسعت دیتے ہوئے لکھا:

''ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں

(باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

آج سے 90 سال قبل لندن میں ویمبلے ہال میں منعقدہ 'مذاہب کانفرنس' میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی شرکت، آپ کے معرکہ آراء خطاب اور اس کے غیروں پر نہایت خوشکن گہرے اثرات کی مختلف تفصیلات کا ایمان افروز تذکرہ۔

اس مضمون سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رؤیا بھی پوری ہوئی۔
یورپ میں اسلام کا پیغام صحیح رنگ میں پہنچایا گیا اور اسلام احمدیت کی شہرت کو چار چاند لگے۔

یہ مضمون 'انوار العلوم' کی آٹھویں جلد میں موجود ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی طبع شدہ ہے۔ انگریزی دان طبقہ اور نوجوانوں کو یہ ضرور پڑھنا چاہئے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے تقریباً ہر مضمون میں ہمارے لئے بے شمار خزانہ چھوڑا ہے۔ آپ نے ہر topic کو touch کیا ہے۔
فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو اس علمی خزانے کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کروانے کی کوششوں کو مزید بہتر کرنے کی تاکید۔

ڈینش احمدی مکرم کمال احمد کرو صاحب کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28 فروری 2014ء بمطابق 28 تبلیغ 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 21 مارچ 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ میں مَیں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشگوئی کے حوالے سے بات کی تھی اور اس ضمن میں آپ کے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کا ذکر ہوا تھا اور یہ بھی کہ آپ کے علم و معرفت اور قرآنِ کریم کے تفسیری نکات کا غیروں پر بھی اثر تھا اور اس بات کا انہوں نے برملا اظہار کیا۔ یہ اظہار، یہ کارنامے تو اتنے وسیع ہیں کہ مہینوں شاید سالوں بھی یہ ذکر چل سکتا ہے جو ظاہر ہے بیان کرنا ممکن نہیں۔ لیکن ایک بات کا میں گزشتہ خطبہ میں ذکر کرنا چاہتا تھا جو وقت کی کمی کی وجہ سے مَیں نہیں کر سکا۔ آج اسی کا ذکر کروں گا۔

یہ بات آج سے 90 سال پہلے کی ہے اور اس شہر لندن سے اس کا تعلق ہے۔ آپ میں سے بہت سے جانتے ہوں گے کہ ستمبر 1924ء میں ایک مذاہب کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خود بنفسِ نفیس شامل ہوئے تھے۔ آجکل تو ہمارے تعارف بھی ہیں، تعلقات بھی ہیں اور احمدیوں پر دنیا میں مختلف جگہوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، اُس کی وجہ سے بہت سی حقوقِ انسانی کی جو تنظیمیں ہیں، اُن کی بھی نظر ہے۔ پھر ان تعلقات کی وجہ سے پارلیمنٹ کے ممبران اور پڑھے لکھے طبقے سے ہمارا یہاں بھی اور دنیا میں بھی تعارف ہے۔ لیکن اُس زمانے میں یہ سب کچھ نہیں تھا۔ مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جو خاص حالات پیدا فرمائے اور خود کانفرنس کرنے والی انتظامیہ نے مشورے کے بعد آپ سے لندن آ کر کانفرنس میں دینِ اسلام کے بارے میں کہنے کے لئے درخواست کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت لئے ہوئے تھی۔ اور پھر جب ہم اُن حالات کو دیکھتے ہیں جو مالی لحاظ سے جماعت کے حالات تھے۔ اور اُس وقت آپ اپنے ساتھ گیارہ افراد کا وفد لے کے آئے تھے اور یہ بھی کوئی معمولی بات نہیں تھی بلکہ خود تو حضرت مصلح موعود نے اپنا خرچ ذاتی طور پر کیا، باقیوں کے لئے قرض لینا پڑا تھا۔ بہر حال پہلے تو یہاں نہ آنے کا فیصلہ ہوا، پھر دعا اور استخارے اور جماعت سے مشورے کے بعد یہ سفر ہوا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہمیں ہر جگہ نظر آئے۔ یہ خلیفۃ المسیح کا پہلا دورۂ یورپ تھا اور اس کے ساتھ عرب ممالک بھی شامل تھے۔ شام، مصر، فلسطین وغیرہ عرب ممالک میں تو سوائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کسی بھی خلیفہ کا دورہ نہیں ہوا۔ اس کے بعد تو حالات بگڑتے چلے گئے اور پابندیاں لگتی چلی گئیں۔

اس وقت مَیں اس کانفرنس کے مختصر حالات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں انگریزوں کے تاثرات بھی پیش کروں گا۔ یہ تاثرات جہاں آپ کی ذات کے علمی ہونے اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید ساتھ ہونے کا اظہار کرتے ہیں وہیں اس میں بعض تاریخی پہلو بھی ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو پتہ ہونے چاہئیں۔ اُس زمانے میں سفر تو بحری جہاز کے ذریعہ ہوتے تھے اور سفر میں کئی دن لگتے تھے۔

ایک روز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے درمیان ڈیک پر نماز باجماعت پڑھا رہے تھے۔ نماز کے بعد فارغ ہو کر بیٹھے تھے۔ ساتھ ساتھی بھی بیٹھے تھے تو جہاز کے ڈاکٹر کا وہاں سے گزر ہوا جو Italian تھا۔ اس نے آپ کو بیٹھے دیکھا تو بے اختیار اُس کے منہ سے نکلا کہ Jesus Christ and twelve disciples یعنی یسوع مسیح اور اُس کے بارہ حواری۔ یہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی روایت ہے۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ یہ سنا تو میں حیرت زدہ رہ گیا کہ ڈاکٹر جو تھا Italian تھا اور اس لحاظ سے پوپ کی بستی کا رہنے والا تھا اُس نے کیسی صحیح اور عارفانہ بات کی ہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 437 مطبوعہ ربوہ)

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو گیارہ ساتھی تھے ان میں بارہویں چوہدری محمد شریف صاحب وکیل تھے جو اپنے طور پر سفر میں شامل ہوئے تھے۔

اب اس کانفرنس جو ویمبلے کانفرنس کہلاتی ہے، اس کا تاریخی پسِ منظر اور اغراض و مقاصد بھی پیش کرتا ہوں۔ شروع 1924ء میں انگلستان کی مشہور ویمبلے نمائش کے سلسلہ میں سوشلسٹ لیڈر ولیم لافٹس ہیئر (William Loftus Hare) نے یہ تجویز کی کہ اس عالمی نمائش کے ساتھ ایک مذہبی کانفرنس بھی منعقد کی جائے۔ جس میں برطانوی مملکت کے، (اُس زمانے میں برطانیہ کی حکومت کی کالونیز تھیں، بہت جگہ پھیلی ہوئی تھی۔) مختلف مذاہب کے نمائندوں کو بھی دعوت دی جائے تا کہ وہ اس کانفرنس میں شریک ہوں اور اپنے اپنے مذہب کے اصولوں پر روشنی ڈالیں۔ نمائش کے منتظمین نے جن میں مستشرقین بھی شامل تھے اس خیال سے اتفاق کیا اور لندن یونیورسٹی کا علومِ شرقیہ کا سکول یعنی School of oriental studies جو ہے اُس کے زیرِ انتظام کانفرنس کے وسیع پیمانے پر انعقاد کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی گئی اور کانفرنس کا مقام اِمپیریل انسٹی ٹیوٹ لندن مقرر کیا گیا اور 22 ستمبر 1924ء سے 3 اکتوبر 1924ء تک کی تاریخیں رکھی گئیں اور کمیٹی نے ان مذاہب کے مقررین کو منتخب کیا اور اُن کو دعوت دی۔ ہندو مت، اسلام، بدھ ازم، پارسی مذہب، جینی مذہب، سکھ ازم، تصوف، برہمو سماج، آریہ سماج، کنفیوشس ازم وغیرہ۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 422 مطبوعہ ربوہ)

اُس زمانے میں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو 1923ء کے آغاز میں ہی لنڈن میں آئے تھے۔ وہ لندن میں تھے لیکن آپ کو اس کانفرنس کا علم نہیں ہو سکا تھا۔ جب کمیٹی کی تشکیل کے علاوہ مقررین بھی تجویز ہو چکے۔ (یہ سارا کام ہو چکا تھا اُس وقت) اور 1924ء کا کچھ حصہ بھی گزر گیا تو کسی نے ایک جگہ بیٹھ کر یونہی برسبیلِ تذکرہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ کے سامنے ذکر کیا جس پر آپ گئے اور کمیٹی کے جوائنٹ سیکرٹری ایم ایم شارپلز سے ملے۔ انہوں نے جب آپ کی باتیں سنیں تو محسوس کیا کہ اسلام کے متعلق

احمدی جماعت کا نقطۂ نگاہ ضرور پیش ہونا چاہئے۔ تو کمیٹی میں اس کا ذکر ہوا۔ کمیٹی کے نائب صدر ڈاکٹر سر تھامس ڈبلیو آرنلڈ (Dr. Sir Thomas Walker Arnold) اُن کی شخصیت سے اور اُن کے علم سے وہ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے اس طرف توجہ دلائی کہ مقررین کے بارے میں بھی نیرّ صاحب سے ضرور مشورہ کر لیا جائے۔ آجکل بعض دفعہ ہم لوگ ہمت ہار بیٹھتے ہیں کہ جی اب وقت گزر گیا، کچھ نہیں ہو سکتا۔ اُس وقت انہوں نے سب کچھ ہونے کے باوجود بھی ہمت کی، گئے اور ساری انتظامیہ کو قائل کر لیا۔ چنانچہ نیرّ صاحب کے ساتھ پھر اس پروگرام پر نظرِ ثانی ہوئی، اور ہندومت اور بدھ کے نمائندوں کے نام بھی اور اس کے علاوہ تصوف کی نمائندگی کے لئے بھی نیرّ صاحب سے مشورہ ہوا اور تصوّف کے لئے حضرت صوفی حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لکھا گیا۔ مگر ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ یہ حافظ روشن علی صاحب نہیں آ سکتے جب تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جو امام جماعت احمدیہ ہیں، کی اجازت حاصل نہ کی جائے۔ تو کمیٹی میں جونہی یہ نام پیش ہوئے تو ڈاکٹر آرنلڈ اور پروفیسر مارگولیتھ (David Samuel Margoliouth) نے اور کمیٹی کے دوسرے ممبران نے نہایت خلوص اور محبت سے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں کانفرنس میں شمولیت کی درخواست کی جائے اور صوفی صاحب کو بھی ساتھ لانے کی گزارش کی جائے۔ اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں انگلستان کے جو بڑے بڑے مستشرقین تھے، اُن کا دعوت نامہ پہنچا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 422-423)

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا، بڑے سوچ و بچار کے بعد یہ دعوت قبول کی گئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کانفرنس کے لئے مضمون لکھنا شروع کیا اور اس کا ترجمہ اور اصلاح وغیرہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب، مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کی۔ لیکن جو مضمون لکھا گیا تھا تو وہ بہت لمبا بن گیا۔ اس کا کوئی حصّہ پڑھ کر سنانا مناسب نہیں تھا۔ اتنا وقت ہی نہیں تھا۔ کیونکہ سارا پڑھا نہیں جا سکتا تھا اور خلاصہ بیان کرنا مناسب نہیں تھا۔ اس لئے یہ فیصلہ ہوا کہ نیا مضمون لکھا جائے۔ چنانچہ پھر نیا مضمون لکھا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لکھا اور اُس کا پھر ترجمہ ہوا۔ (ماخوذ از انوار العلوم جلد 8 صفحہ 422-423)

بہرحال آپ سفر پر روانہ ہوئے۔ جیسا کہ میں نے کہا 23 ستمبر 1924ء کو یہ کانفرنس شروع ہوئی۔ یہ دن سفرِ یورپ کی تاریخ جو ہے، اُس میں بھی سنہری دن تھا۔ اس دن ویمبلے کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جو بے نظیر مضمون تھا، یہ پڑھا جانا تھا اور اس کے پڑھے جانے سے اسلام اور احمدیت کی شہرت کو چار چاند لگے۔ یورپ میں اسلام کا پیغام صحیح رنگ میں پہنچایا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لندن میں تقریر کرنے کا جو ایک رؤیا تھا، اُس کا ذکر حضرت مصلح موعود نے تقریر میں بھی کیا ہے، وہ پوری آب و تاب سے پورا ہو گیا۔ یہ کہتے ہیں کہ مضمون کا وقت پانچ بجے شام مقرر تھا، جبکہ اس سے پہلے لوگ اڑھائی گھنٹے سے مسلسل بیٹھے اسلام سے متعلق باتیں سن رہے تھے، یا مذہب سے متعلق باتیں سن رہے تھے۔ مگر جونہی آپ کی تقریر کا وقت آیا تو نہ صرف لوگ پورے ذوق و شوق سے اپنی جگہ پر بیٹھے رہے بلکہ دیکھتے دیکھتے اور لوگ بھی ہال میں آنے شروع ہو گئے اور ہال بالکل بھر گیا۔ اس سے پہلے کسی لیکچر کے وقت حاضری اتنی زیادہ نہیں تھی۔ اجلاس کے صدر سر تھیوڈر ماریسن (Sir Theodore Morrison) تھے۔ انہوں نے حضور کا تعارف کروایا اور پھر نہایت ادب و احترام کے جذبات کے ساتھ آپ سے درخواست کی کہ اپنے کلمات سے محظوظ فرمائیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ جو اپنے رفقاء کے ساتھ، ساتھیوں کے ساتھ سٹیج پر تشریف رکھتے تھے، کھڑے ہوئے اور انگلش میں آپ نے مختصر سا خطاب کیا کہ ''مسٹر پریذیڈنٹ، بہنو اور بھائیو! سب سے پہلے مَیں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے اس کانفرنس کے بانیوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ لوگ اس طرح پر مذہب کے سوال پر غور کریں اور مختلف مذاہب سے متعلق تقریریں سن کر یہ دیکھیں کہ کس مذہب کو قبول کرنا چاہئے؟'' پھر آپ نے کہا کہ ''اس کے بعد مَیں اپنے مرید چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء سے کہتا ہوں کہ میرا مضمون سنائیں''۔ آپ نے کہا کہ ''مَیں ایسے طور پر اپنی زبان میں بھی لکھے ہوئے پرچے پڑھنے کا عادی نہیں ہوں کیونکہ مَیں ہمیشہ زبانی تقریریں کرتا ہوں اور کئی کئی گھنٹے تک، چھ چھ گھنٹے تک بولتا ہوں۔ فرمایا کہ مذہب کا معاملہ اسی دنیا تک ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وہ مرنے کے بعد دوسرے جہان تک جاتا ہے۔ اور انسان کی دائمی راحت مذاہب سے وابستہ ہے۔ اس لئے آپ اس پر غور کریں اور سوچیں اور مجھے امید ہے کہ آپ توجہ سے سنیں گے''۔

بہرحال چوہدری صاحب نے اُس مضمون کو پڑھنے پر تقریباً ایک گھنٹہ لگایا اور بڑے پُرشوکت لہجے میں مضمون پڑھا گیا۔ اس کے باوجود کہ چوہدری صاحب کے گلے میں خراش تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص تائید فرمائی اور بڑے اعلیٰ رنگ میں انہوں نے مضمون پڑھا۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے کہ چوہدری صاحب نے یہ مضمون جو پڑھا تھا، یہ اصل میں میری زبان تھی۔ یعنی چوہدری صاحب پڑھ رہے تھے لیکن چوہدری صاحب کی زبان نہیں تھی، میری زبان تھی۔) بہرحال اس مضمون پر حاضرین میں ایک وجد کی کیفیت طاری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب حاضرین گویا احمدی ہیں۔ تمام لوگ ایک محویت کے عالم میں اخیر تک بیٹھے رہے۔ جب مضمون میں اسلام کے متعلق کوئی ایسی بات بیان کی جاتی جو اُن کے لئے نئی ہوتی تو کئی لوگ خوشی سے اچھل پڑتے۔ غلامی، سود اور تعدد ازدواج وغیرہ مسائل کو نہایت واضح طور پر بیان کیا گیا۔ اس حصہ مضمون کو بھی نہ صرف مردوں نے بلکہ عورتوں نے بھی نہایت شوق اور خوشی سے سنا۔ ایک گھنٹے کے بعد لیکچر ختم ہوا تو لوگوں نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ اور بڑی دیر تک تالیاں بجائیں۔ جبکہ اجلاس کے جو پریذیڈنٹ تھے اُن کو کئی منٹ تک انتظار کرنا پڑا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 451-452 مطبوعہ ربوہ)

یہ مضمون انوار العلوم کی آٹھویں جلد میں موجود ہے۔

بہرحال خلاصۃً یہ کہ اس مضمون میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے جماعت احمدیہ کی بنیاد اور قیام کا ذکر کیا، جو 1889ء میں پڑی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ مہدی ہونے کا تھا جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور اسی طرح مسیح ہونے کا دعویٰ تھا جس کی پیشگوئی انجیل اور اسلامی کتب میں بھی موجود ہے۔ اور آپ کے اس دعویٰ کی وجہ سے آپ کو ہر جگہ سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلمان علماء نے بھی بڑھ بڑھ کر آپ کی مخالفت کی۔ لیکن اس سب کے باوجود آپ کے گرد لوگ جمع ہونے شروع ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک جماعت بن گئی اور پھر جماعت دنیا کے مختلف ممالک میں بھی آہستہ آہستہ بننی شروع ہوئی۔ مَیں مضمون کا خلاصہ بیان کر رہا ہوں اور خلاصہ کیا؟ اس کو انتہائی خلاصہ کہہ سکتے ہیں، پوائنٹس جو تھے، ویسے تو جو مختصر مضمون لکھا گیا ہے اس میں بھی مَیں نے جیسا کہ بتایا ایک گھنٹہ لگا تھا اور جو پہلا لکھا گیا تھا، ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'' وہ تو کافی لمبی کتاب بن جاتی ہے۔ بہرحال پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور اس خلافت کے نظام کے تحت یہی مشن چلتے رہے اور دنیا کے درجنوں ممالک جو ہیں، وہاں جماعت کا قیام ہوا۔ ہر مذہب کے لوگ اسلام میں، جماعت میں شامل ہونا شروع ہوئے۔ پھر یہ بھی بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ واضح فرمایا کہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کی ضرورت اس زمانے میں ہونی تھی۔ کیونکہ یہی زمانہ تھا جس کی حالت یہ ہے کہ جو نشانیاں بتائی گئی تھیں ان کے مطابق جس میں کوئی نہ کوئی مصلح اور مسیح موعود آتا ہے جن کی پیشگوئی کی گئی تھی۔

پھر آپ نے یہ بھی بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اُن کی دعائیں سنتا ہے۔ خدا رحیم و مشفق ہے۔ اُس نے مسیح موعود کو بھیج کر اس زمانے میں بھی دنیا کی اصلاح کے سامان کئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین پیدا کروا کر اور اُس کی توحید ثابت کر کے اُس سے تعلق پیدا کروا کر آج بھی اللہ تعالیٰ کے زندہ ہونے کا ثبوت دیا ہے اور یہ بھی واضح طور پر بتایا کہ اگر کوئی مذہب خدا کے وجود کی کامل شناخت نہیں کروا سکتا تو وہ مذہب کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ پھر حضرت مصلح موعود نے اپنے مضمون میں انبیاء کی حیثیت اور ہر فردِ بشر کے خدا سے تعلق، تا کہ روحانی ترقی ہو، اس کی بھی وضاحت فرمائی۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اس بات کو بڑی حکمت اور دور اندیشی سے بیان فرمایا کہ قرآنِ کریم گو آخری اور کامل شریعت ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان عقلی ترقی کے آخری دور تک پہنچ چکا ہے۔ بلکہ قرآن کی آخری کتاب ہونے کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس کے اندر علموں کا گہرا خزانہ چھپا ہوا ہے جو اُس کو ملتا ہے جو اس کی تلاش میں سنجیدہ ہو۔ اور سنجیدگی کے ساتھ جب اس کی تلاش کی جائے، جہاں روحانی ترقی ہوتی ہے، وہاں دوسرے چھپے ہوئے دنیاوی اور علمی مضامین بھی ہر ایک کو اُس کے ذوق کے مطابق قرآنِ کریم سے ملتے ہیں۔ پھر حضرت مصلح موعود نے یہ بھی فرمایا کہ قرآنِ کریم اس اعتراض کو ردّ کرتا ہے جو مسلمانوں پر کیا جاتا ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا اور اس کی دلیل یہ پیش کی جو قرآنِ کریم کی آیت ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ جنگ کی صرف اس وقت اجازت ہے جب اسلام کو برباد کر دینے کی کوشش کی جائے، نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ پھر مختلف موضوعات ہیں جو اس تقریر میں آپ نے بیان فرمائے۔ مثلاً غلامی، جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ حرمتِ سود، تعددِ ازدواج، طلاق، اخلاقی تعلیم، حیات بعد الموت۔ یہ ساری باتیں جو تھیں، اس پر

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

اسلامی نظریہ کیا ہے اس پر روشنی ڈالی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت دیئے۔ آپ علیہ السلام کی تائید میں الٰہی نشانات کا ذکر فرمایا۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رؤیا کا بھی ذکر فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے یہ دیکھا تھا کہ آپ لندن میں ایک سٹیج پر کھڑے ہیں اور اسلام پر ایک تقریر فرما رہے ہیں۔ اور بعد ازاں آپ نے چند پرندے پکڑے۔ آپ نے اس کی تعبیر یہ کی کہ آپ کی تعلیم کی لندن میں تبلیغ کی جائے گی اور آپ کی معرفت لوگ اسلام میں داخل ہوں گے۔ اور پھر اس کی جو پہلی تعبیر ہے وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو یہ تقریر تھی اس صورت میں پوری ہوئی۔

پھر حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی تعصب سے پاک ہو کر چالیس دن تک صداقت جاننے کے لئے دعا کرے تو اُس پر صداقت کھل جائے گی۔ وہ پیرا پڑھا گیا۔ وہ اقتباس پڑھا گیا۔ (ماخوذ از دورہ یورپ/مجمع البحرین، انوار العلوم جلد 8 صفحہ 388 تا 414)

آخر میں حضرت مصلح موعود نے اس مضمون کو اس طرح بند کیا کہ:

بہنو اور بھائیو! خدا کی روشنی تمہارے لئے چمک اٹھی ہے اور وہ جس کو دنیا بوجہ مرورِ زمانہ ایک عجیب فسانہ خیال کرنے لگی تھی تمہاری عین آنکھوں کے سامنے ظاہر ہو گیا ہے۔ خدا کا جلال ایک نبی کے ذریعے تم پر ظاہر کیا گیا ہے۔ ہاں ایسا نبی جس کی بعثت کی خبر نوح سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء نے پہلے سے دی تھی۔ خدا نے آج تمہارے لئے پھر یہ امر ثابت کر دیا کہ میں صرف ان کا خدا نہیں جو مر چکے ہیں بلکہ ان کا بھی خدا ہوں جو زندہ ہیں۔ اور نہ صرف ان کا خدا ہوں جو پہلے گزر چکے ہیں بلکہ ان کا بھی خدا ہوں جو آئندہ آئیں گے۔ پس تم اس روشنی کو قبول کرو اور اپنے دلوں کو اس سے منور کر لو۔ بہنو اور بھائیو! یہ زندگی عارضی ہے لیکن یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ اس کے بعد فنا ہے۔ فنا تو کوئی چیز ہی نہیں۔ روح کو فنا کے لئے نہیں بلکہ ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اپنی پیدائش کے لمحے سے لے کر انسان ایک نہ ختم ہونے والے رستے پر چلنا شروع کر دیتا ہے اور سوائے اس کے کہ موت اس کی رفتار کی تیزی کا ذریعہ ہو اور کچھ نہیں۔ یہ کیا بات ہے کہ تم جو چھوٹے چھوٹے مقابلوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی لگاتار کوشش میں لگے رہتے ہو اس بڑے مقابلہ کو نظر انداز کر رہے ہو جس میں ماضی، حال اور مستقبل کی تمام پشتوں کو لازماً حصہ لینا پڑے گا۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ مشرق میں ایک فرستادہ مبعوث کیا گیا اور خدا نے اس کے ذریعہ سچائی کو تمہارے دروازوں تک پہنچا دیا ہے۔ تم سچے دل سے اس فضل کا شکریہ ادا کرو جو تم پر کیا گیا تا تم پر زیادہ فضل نازل کئے جائیں اور تم اس کی رحمت کو لینے کے لئے آگے دوڑو تا تمہارے لئے اس کی محبت ایک جوش مارے۔ یہ کیا بات ہے کہ تم جو تمام ان نیند آور چیزوں کو جو دماغ میں سستی پیدا کریں نفرت سے دیکھتے ہو کس طرح ایسی چیز سے مطمئن ہو جو نفع رساں نہیں اور روح کی خواہشات کو دبانے والی ہے۔ تم بتوں کے سامنے جھکنے سے تو انکار کرتے ہو پھر کس طرح تم ایسے بت کے آگے جھکتے ہو جس میں زندگی کی کوئی علامت نہیں۔ آؤ اور اس ربّانی شرابِ زندگی کو پیو جو خدا نے تمہارے لئے مہیا کی۔ یہ ایسی شراب ہے جو عقل کو ہلاک کرنے والی نہیں بلکہ اس کو مضبوط کرنے والی ہے۔

خوش ہو جاؤ اے دلہن کی سہیلیو! (یہ بائبل کے حوالے سے آگے اُس رنگ میں بیان فرمایا) کہ خوش ہو جاؤ اے دلہن کی سہیلیو! اور خوشی کے گیت گاؤ کیونکہ دولہا آ پہنچا ہے۔ وہ جس کی تلاش تھی مل گیا ہے۔ وہ جس کا انتظار کیا جا رہا تھا یہاں تک کہ انتظار کرنے والوں کی آنکھیں مدھم پڑ گئی تھیں اب تمہاری آنکھوں کو منور کر رہا ہے۔ مبارک ہے وہ جو خدا کے نام پر آیا۔ ہاں مبارک ہے جو خدا کے نام پر آیا۔ وہ جو اس کو پا لیتے ہیں سب کچھ پا لیتے ہیں اور وہ جو اس کو نہیں دیکھ سکتے وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔"

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ- 416415۔ دورۂ یورپ)

آپ نے یہ مضمون یہاں ختم فرمایا۔ پس بڑی حکمت سے، بڑی جرأت سے آپ نے اسلام کی خوبیاں بھی بیان کیں اور دعوتِ اسلام بھی دی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا، یہ ایک گھنٹے سے زائد کی تقریر تھی۔ اس کا انتہائی مختصر خلاصہ چند نکات کے حوالے سے مَیں نے پیش کیا ہے۔ بہر حال اس تقریر کا حاضرین پر جو اثر ہوا اُس کے بارے میں مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

کانفرنس کے صدر اجلاس نے کہا، جو الفضل کی رپورٹ میں درج ہے کہ:

"مرزا بشیر الدین امام جماعت احمدیہ کے مضمون پڑھے جانے پر سر تھیوڈور ماریسن نے اپنے پریذیڈنشل ریمارکس میں کہا کہ اس (یعنی احمدیہ) سلسلہ اور ایسے ہی زمانِ حال کے دوسرے سلسلوں کا پیدا ہونا ثابت کرتا ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے جس کی تجدید کے متعلق لوگ اعلیٰ مطالعہ جاری رکھتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین نے جن کے ہمراہ بہت سے سبز عماموں والے متبعین تھے فرمایا کہ سلسلہ احمدیہ سلسلہ موسویہ میں سلسلہ عیسویہ کی طرح اسلام میں ایک ضروری اور قدرتی تجدید ہے جس کی غرض کسی نئے (شرعی) قانون کا اجراء نہیں بلکہ اصلی اور حقیقی اسلامی تعلیم کی اشاعت کرنا ہے۔" (الفضل 30 ستمبر 1924ء نمبر 35 جلد 12 صفحہ 2)

پھر پریذیڈنٹ نے کہا "مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مضمون کی خوبی اور لطافت کا اندازہ خود مضمون نے کرا لیا ہے۔ میں اپنی طرف سے اور حاضرین کی طرف سے مضمون کی خوبیٔ ترتیب، خوبیٔ خیالات اور اعلیٰ درجہ کے طریقِ استدلال کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حاضرین کے چہرے زبانِ حال سے میرے اس کہنے کے ساتھ متفق ہیں۔ اور مَیں یقین کرتا ہوں کہ وہ اقرار کرتے ہیں کہ مَیں اُن کی طرف سے شکریہ ادا کرنے میں حق پر ہوں اور اُن کی ترجمانی کا حق ادا کر رہا ہوں۔ پھر حضور کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مَیں آپ کو لیکچر کی کامیابی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ آپ کا مضمون بہترین مضمون تھا جو آج پڑھے گئے۔" اور اس کے بعد بھی سر تھیوڈر ماریسن جو تھے، وہ سٹیج پر بڑی دیر تک کھڑے رہے اور بعد میں اور بار بار مضمون کی تعریف کرتے رہے۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 452-453)

مضمون کے یہ پوائنٹ میں نے اس لئے بتائے ہیں کہ اس مضمون میں اسلام کی تبلیغ کی گئی تھی۔ آخر میں جو پورا پیرا پڑھا گیا ہے۔ اُس میں تو صاف بتایا گیا کہ جو مسیح آنے والا تھا وہ آ گیا۔

پھر (فری چرچ کے ہیڈ) ڈاکٹر والٹر والش (Dr Walter Walsh) نے جو خود فصیح البیان لیکچرر تھے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: "مَیں نہایت خوش قسمت ہوں کہ مجھے یہ لیکچر سننے کا موقع ملا۔"

پھر قانون کے ایک پروفیسر نے بیان کیا کہ جب مَیں مضمون سن رہا تھا تو یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ دن گویا ایک نئے دور کا آغاز کرنے والا ہے۔ پھر کہا، اگر آپ لوگ کسی اور طریق سے ہزاروں ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے تو اتنی زبردست کامیابی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

پھر ایک پادری منش نے کہا کہ تین سال ہوئے مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ حضرت مسیح تیرہ حواریوں کے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں اور اب مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ یہ خواب پورا ہو گیا۔ (میں نے پہلے بارہ حواریوں کا ذکر کیا تھا۔ یہ تیرھویں جو وہاں فنکشن کے وقت موجود تھے وہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب تھے۔ اس طرح تیرہ پورے ہو گئے۔)

مس شارپلز جو کانفرنس کی سیکرٹری ہیں، انہوں نے کہا کہ لوگ اس مضمون کی بہت تعریف کرتے ہیں اور خود ہی بتایا کہ ایک صاحب نے His holiness کے متعلق کہا کہ "یہ اس زمانے کا Luther معلوم ہوتا ہے۔" بعض نے کہا کہ "ان کے سینے میں ایک آگ ہے"۔ ایک نے کہا "یہ تمام پرچوں سے بہتر پرچہ تھا۔"

ایک جرمن پروفیسر نے جلسہ کے بعد سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھ کر حضور کی خدمت میں مبارکباد عرض کی اور کہا "میرے پاس بعض بڑے بڑے انگریز بیٹھے کہہ رہے تھے کہ یہ نادر خیالات ہیں جو ہر روز سننے میں نہیں آتے۔"

مسٹر لین جو انڈیا آفس میں ایک بڑے عہدے دار تھے، انہوں نے تسلیم کیا کہ "خلیفۃ المسیح کا پرچہ سب سے اعلیٰ اور بہترین پرچہ تھا"۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 453 مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانیؓ بیان کرتے ہیں۔ ایک صاحب حضور کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے ہندوستان میں تیس سال کام کیا ہے اور مسلمانوں کے حالات اور دلائل کا مطالعہ کیا ہے۔ کیونکہ میں ایک مشنری کی حیثیت سے ہندوستان میں رہا ہوں مگر جس خوبی، صفائی اور لطافت سے آپ نے آج کے مضمون کو پیش کیا ہے، مَیں نے اس سے پہلے کبھی کسی جگہ بھی نہیں سنا۔ مجھے اس مضمون کو سن کر کیا بلحاظ خیالات اور کیا بلحاظ ترتیب اور کیا بلحاظ دلائل بہت گہرا اثر ہوا ہے۔

پھر ایک صاحب نے کہا جو یہ مضمون سننے کے لئے فرانس سے آئے ہوئے تھے کہ "مَیں عیسائیت پر اسلام کو ترجیح دیا کرتا تھا (عیسائیت کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔ اسلام کو ترجیح دیتے تھے۔) اور اسلام پر بدھ ازم کو ترجیح دیا کرتا تھا۔ اب جبکہ میں نے آپ کا مضمون بھی سن لیا ہے اور بدھ ازم کو بھی سنا ہے، میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی اسلام ہی سب سے بالاتر مذہب ہے۔ جس خوبی سے اور جس خوش اسلوبی سے آپ نے اسلام کو پیش کیا اس کا کوئی

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

دوسرا مذہب مقابلہ نہیں کرسکتا۔ میرے دل پر اب اس کا گہرا اثر ہے۔
(الفضل 23 اکتوبر 1924ء جلد 12 نمبر 45 صفحہ 4 کالم 3)

پھر بہت ساری عورتیں بھی آئیں اور انہوں نے اس مضمون کی بہت تعریف کی۔ ایک عورت کہتی ہے کہ بعض نے مجھے کہا کہ .There is a fire in him ۔اس میں ایک آگ ہے۔

پھر مسز شارپلز نے کہا وہ بھی سیکرٹری تھیں، سیکرٹری کی بیوی بھی تھیں اور انتظامیہ میں بھی شامل تھیں۔ کہتی ہیں کہ ایک انگریز میرے پاس آیا اُس نے مجھے کہا کہ چائے پر تو مجھے نہیں بلایا، وہاں چائے کا انتظام بھی تھا، مگر مجھے اجازت دو کہ میں اندر آ جاؤں۔ میری غرض دراصل اس شخص کو دیکھنا ہے جو ہندوستان سے اسلام کو پیش کرنے کے لئے آیا ہے اور احمدیوں کا سردار ہے۔ وہ شخص حضرت صاحب سے ملا، باتیں کیں اور پھر مولوی مبارک علی صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ مَیں نے بدھ مذہب کے پرچے بھی سنے اور دوسرے پرچے بھی لیکن یہ تمام پرچوں سے بہتر تھا۔ ایک جرمن شخص جو یہاں اُس زمانے میں پروفیسر تھے، انہوں نے جلسے سے واپسی کے وقت سڑک پر چلتے ہوئے آگے بڑھ کر (یہ وہی لگتے ہیں جن کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے لیکن یہاں ذرا تفصیل ہے) حضرت کے حضور مبارکباد عرض کی اور کہا، میرے پاس بڑے بڑے انگریز بیٹھے تھے، میں نے دیکھا کہ بعض زانو پر ہاتھ مارتے تھے اور کہتے تھے۔ Rare ideas. One can not hear such ideas everyday. یعنی یہ نہایت نادر خیالات ہیں۔ ایسے خیالات ہر روز سننے میں نہیں آتے۔ وہی جرمن پروفیسر روایت کرتے ہیں کہ بعض جگہ لوگ بے اختیار بول پڑتے تھے کہ What a beautiful and true principles. کیسے خوبصورت اور سچے اصول ہیں۔ اور ان جرمن پروفیسر نے خود اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی کہ یہ موقع احمدیوں کے لئے ایک ٹرننگ پوائنٹ ہے۔ اور یہ ایسی کامیابی ہے کہ اگر آپ لوگ ہزاروں پاؤنڈ بھی خرچ کر دیتے تو ایسی شہرت اور کامیابی کبھی نہ ہوتی۔

مسٹر لین کا ذکر ہوا ہے۔ انڈیا آفس کے ایک بڑے عہدیدار تھے۔ وہ لیکچر سن رہے تھے لیکن اُن کی بیوی اُس دن نہیں آئی تھیں۔ انہوں نے جا کر اپنے گھر میں بیوی سے ذکر کیا تو وہ اگلے دن آئیں اور قافلے کے جو لوگ تھے اُن کو ملیں کہ میں کل آ نہیں سکی تھی اور میرے خاوند نے مجھے گھر جا کر بتایا ہے کہ لیکچر کتنا کامیاب اور مقبول ہوا۔

مس گارنر ایک دہریہ اور خدا کی منکر عورت ہے۔ اُس نے کہا کہ It was charmfull ۔ یہ ایک دلکش اور اچھا مضمون تھا۔" "نہایت اعلیٰ خیالات تھے۔" "نئی صداقت" وغیرہ وغیرہ الفاظ تو اکثر نے استعمال کئے۔

بہائی مذہب کی ایک عورت نے لیکچر سنا اور ہمارے ساتھ ساتھ مکان کے قریب تک چلی۔ وہ کہتی تھی کہ میں بہائی خیالات رکھتی تھی مگر اب آج کا لیکچر سن کر میرے خیالات بدل گئے ہیں۔ مَیں چاہتی ہوں کہ آپ کے زیادہ لیکچر سنوں۔ مجھے اگر مہربانی سے بتائیں کہ کب اور کہاں کہاں لیکچر ہوں گے تو میں ضرور آؤں گی۔

ایک عیسائی عورت مع اپنی لڑکی کے وہاں آئی۔ بڑے خلوص سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پیچھے پیچھے چلی آئی اور درخواست کی کہ میرے مکان پر جمعرات کو چائے کے لئے آئیں۔ حضرت نے مصروفیت کا عذر کیا۔ مگر اس نے بڑے اصرار اور محبت سے درخواست کو منظور کرا لیا اور کہا کہ خواہ کسی وقت آئیں مگر ضرور آئیں۔ ایک شخص نے کہا کہ ایسا پیارا مضمون تھا کہ حب الوطنی سے بھی زیادہ پیارا تھا۔
(الفضل 23 اکتوبر 1924 نمبر 45 جلد 12 صفحہ 4-5)

اخباروں میں جو ذکر ہوا، ان میں سے ایک اخبار کا ذکر سن لیں۔ 'مانچسٹر گارڈین' نے اپنی 24 ستمبر 1924ء کی اشاعت میں لکھا کہ اس کانفرنس میں ایک ہلچل ڈالنے والا واقعہ، جو اُس وقت ظاہر ہوا، وہ آج سہ پہر کو اسلام کے ایک نئے فرقے کا ذکر تھا۔ نئے فرقہ کا لفظ ہم نے آسانی کے لئے اختیار کیا ہے۔ ورنہ یہ لوگ اس کو درست نہیں سمجھتے۔ یہ بھی اُس نے وضاحت کر دی۔ اس فرقے کی بناء ان کے قول کے بموجب آج سے 34 سال پہلے اس مسیح نے ڈالی جس کی پیشگوئی بائبل اور دوسری کتابوں میں ہے۔ اس سلسلے کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے صریح الہام کے ماتحت اس سلسلے کی بنیاد اس لئے رکھی ہے کہ وہ نوعِ انسان کو اسلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ تک پہنچائے۔ ایک ہندوستان کے باشندے نے جو سفید دستار باندھے ہوئے ہے اور جس کا چہرہ نورانی اور خوش کُن ہے۔ اور وہ سیاہ داڑھی رکھتا ہے اور جس کا لقب His holiness خلیفۃ المسیح الحاج مرزا بشیر الدین محمود احمد یا اختصار کے ساتھ خلیفۃ المسیح ہے۔ مندرجہ بالا تحدّی اپنے مضمون میں پیش کی۔ جس کا عنوان ہے "اسلام میں احمدیہ تحریک"۔ آپ کے ایک شاگرد نے جو سرخ رومی ٹوپی پہنے ہوئے تھا آپ کا پرچہ کمال خوبی کے ساتھ پڑھا۔ آپ نے اپنے مضمون کو جس میں زیادہ تر اسلام کی حمایت اور تائید تھی، ایک پُرجوش اپیل کے ساتھ ختم کیا جس میں انہوں نے حاضرین کو اس نئے مسیح اور نئی تعلیم کے قبول کرنے کے لئے مدعو کیا۔ اس بات کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس پرچے کے بعد جس قدر تحسین اور خوشنودی کا چیئرز کے ذریعہ اظہار کیا گیا، اُس سے پہلے کسی پرچے پر ایسا نہیں کیا گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 453-454)

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ مضمون کے خاتمہ پر ریزولیشن پیش کیا گیا اور اتفاقِ رائے سے پاس کیا گیا کہ ایسے مفید معلومات، علمی خیالات اور اعلیٰ درجہ کے مشورہ کے لئے His Holliness کا شکریہ ادا کیا جائے۔ ایک پروفیسر اور پادری جو اس لیکچر کی خبر پا کر پہلے مکان پر آئے اور پھر ہمارے ساتھ لیکچر کی جگہ تک گئے تھے، بہت متاثر تھے۔ انہوں نے سلسلے کی بعض کتابیں بھی خریدیں۔ وہ لیکچر کی خوبی سے متاثر ہو کر اپنی کرسی سے بار بار اچھلتے نظر آتے تھے۔ بہت کچھ سنا اور پھر آنے کا وعدہ کیا۔ اور اقرار کیا کہ آئندہ میں اسلام کے ان خیالات کو preach کروں گا۔ اُن کی تبلیغ کیا کروں گا۔ اور ٹیچنگز آف اسلام میں جو خیالات بیان کئے گئے ہیں اُن کو لے کر وعظ و تبلیغ کروں گا۔

(ماخوذ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی......کا سفر یورپ 1924ء ڈائری از قلم حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانیؓ صفحہ 314 تا 316 مطبوعہ ربوہ)

پس یہ مضمون جو پڑھا گیا، یہ بھی اور جو پہلے تیار کیا گیا تھا جیسا کہ میں نے بتایا، وہ لمبا ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جا سکتا تھا، یہ دونوں مضامین انگلش میں translate ہوئے ہوئے ہیں۔ گو بعض اعداد و شمار جو ہیں، یا مشن ہاؤسز یا جماعت کے کاموں کی جو تفصیل دی گئی ہے، وہ اُس زمانے کی ہے۔ اب تو جماعت اس سے بہت آگے نکل چکی ہے۔ لیکن اس مضمون کی خوبصورتی جو ہے، جو علم ہے اور جو باقی بیان ہے، وہ ابھی بھی قائم ہے۔ اس لئے ہمارا جو انگریزی دان طبقہ ہے اُسے اور نوجوانوں کو بھی یہ ضرور پڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ پر بیشمار رحمتیں فرمائے جنہوں نے ہمارے لئے تقریباً ہر مضمون میں بے شمار خزانہ چھوڑا ہے جس کا میں نے پہلے خطبہ میں ذکر کیا تھا۔ انہوں نے ہر ٹاپک (topic) کو ٹچ (touch) کیا ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کو بھی اب اس علمی خزانے کے مختلف زبانوں میں ترجمے جلدی کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کچھ تو کوشش کر رہے ہیں لیکن مزید تیزی کی ضرورت ہے۔

آج بھی مَیں جمعہ (وعصر) کی نمازوں کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم کمال احمد کرو صاحب کا ہے۔ ڈنمارک کے رہنے والے تھے۔ 1942ء میں ڈنمارک کے شہر ہوئے بیو (Hojby) میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کے بعد ٹیچرز یونیورسٹی سے گریجویشن کرنے کے بعد 2003ء تک آپ تاریخ، مذہب، جغرافیہ اور ڈینش زبان کے مضامین پڑھاتے رہے۔ ابھی آپ یونیورسٹی کے طالب علم تھے کہ آپ کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ عبدالسلام میڈیسن صاحب کے شاگردوں میں سے تھے۔ آپ کے ذریعہ 1960ء کی دہائی کے شروع میں اُس وقت ان کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جب مکرم میر مسعود صاحب مرحوم وہاں مبلغ تھے اور پھر وفات تک آپ نے جماعت سے نہایت اخلاص اور محبت اور وفا کا تعلق قائم رکھا۔ خلافت اور خلیفہ وقت سے آپ کو نہایت درجہ عقیدت اور محبت تھی، بلکہ عشق تھا۔ مجھے بھی ملے ہیں تو اخلاص و وفا تھی۔ جب مَیں ڈنمارک گیا ہوں تو حالانکہ بیمار بھی تھے پھر بھی جتنے دن ہم وہاں رہے با قاعدہ آیا کرتے تھے۔ مختلف جماعتی عہدوں پر انہوں نے کام کیا۔ نیشنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی ذمہ داریاں سالہا سال تک نہایت محنت اور صدق و وفا سے نبھاتے رہے۔ تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ ہر موقع پر آپ نے ڈنمارک کے لوگوں کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آپ کی اہلیہ کا کہنا ہے کہ جماعتی کاموں سے فارغ ہو کر جب رات کو دیر سے گھر آتے تھے تو پھر اگلی میٹنگ کی منصوبہ بندی کے لئے بیٹھ جاتے اور نصف رات تک کام کر کے امیر صاحب کو رپورٹ دیتے اور اُس کے بعد آپ سوتے۔ آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا اور ڈینش اکابرین کے ساتھ آپ کے اچھے تعلق تھے۔ امیر صاحب ڈنمارک لکھتے ہیں کہ 1988-89ء میں جب وہ یہاں مبلغ انچارج تھے تو انہوں نے نہایت اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ جماعتی کاموں میں خاص طور پر شعبہ تبلیغ میں دن رات میری معاونت کی اور اُس وقت جب ڈنمارک کے پرائم منسٹر کو ایک ملاقات میں ڈینش زبان میں قرآنِ کریم کا تحفہ دیا گیا تو کمال کرو صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے بلکہ اس ملاقات کا انتظام بھی انہوں نے ہی کیا تھا۔ اس کے علاوہ نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ مسجد نصرت میں ہر جمعہ کی شام کو ایک

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

پروگرام کرتے تھے۔اس میں بچوں اور بچیوں کے سوالات کے جوابات اور اُن کے مسائل کے حل پر گفتگو فرمایا کرتے تھے۔کئی کتابوں کے مصنف تھے اور جماعتی کتب کے تراجم بھی آپ نے کئے۔’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے ڈینش ترجمہ کی نظر ثانی کا کام آپ نے کیا۔ جماعت احمدیہ ڈنمارک کا سہ ماہی رسالہ ایکٹو اسلام (Active Islam) کی ادارت کی ذمہ داری کئی سال تک خوش اسلوبی سے سرانجام دی اور اسی طرح ستر اور اسی کی دہائی میں مسلمان ممالک سے آنے والے ریفیوجیز (refugees) کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔2004ء میں آپ کو فالج کا حملہ ہوا جس کے باعث آپ معذوری کی زندگی گزارتے رہے لیکن معذوری اور بیماری کے باوجود جمعہ اور جماعتی پروگراموں میں کافی دور سے سفر کر کے شامل ہوتے تھے۔اس کے علاوہ جب بھی امیر صاحب ان کو ملنے کے لئے جاتے تو ہر ملاقات میں جماعت کی ترقی کے بارے میں دریافت کرتے اور مشن ہاؤس کی جو آجکل وہاں نئی تعمیر ہونی ہے اُس کے لئے خاص طور پر پوچھتے۔امیر صاحب سے ہر ملاقات میں میرے بارے میں بھی بار بار پوچھا کرتے تھے کہ خلیفہ وقت کا کیا حال ہے اور کافی جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔18رفروری 2014ء کو آپ کی طبیعت اچانک ناساز ہوئی اور آپ ہسپتال میں داخل کر دیئے گئے۔ 19رفروری کو صبح ساڑھے پانچ بجے اکہتّر سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ اور ایک لڑکا اور ایک لڑکی اور پانچ پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ان کی اہلیہ بھی نہایت درجہ اخلاص کے ساتھ جماعتی پروگرام میں شامل ہوتی ہیں اور ترجمہ کا کام کر رہی ہیں اور بڑی مددگار ہیں۔ یہ غیروں میں بھی کافی معروف تھے۔ جو ڈینش الیکٹرانک میڈیا ہے وہاں جوان کے بارے میں بعض کی رائے ہے وہ اس طرح ہے۔ ہنریک جینسن (Mr. Henrik Jensen) صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں کہ کرو صاحب، ایک بہت عظیم شخصیت جو آج ہم میں نہیں رہی۔کمال صاحب کو ہمیشہ ہی بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ہم جیسے کئی شاگردوں کے دلوں میں اُن کی بہت عزت ہے۔وہ بہت معزز اور عظیم شخصیت تھے۔وہ ایک ایسی شخصیت تھے جو کلاس میں ہر دلعزیز تھی۔ کہتے ہیں کہ مَیں خود بھی آج کمال کی طرح تعلیمی شعبہ سے منسلک ہوں۔میرے تمام تعلیمی عرصہ میں کمال میرے لئے ایک نمونہ تھے۔انہیں علمی لحاظ سے اپنے مضامین میں بہت عبور حاصل تھا۔ آپ نے ہم میں سے بہتوں کو زندگی کی راہ پر گامزن کر دیا ہے۔اور کہتے ہیں کہ سب انسان ہی اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کچھ نے حاصل کرنے کا علم پا لیا ہے۔ جبکہ بہت کم تعداد میں وہ لوگ ہیں جو اس نقطہ کو پا گئے کہ انسان زندگی سے زندہ رہنے کا گُر پا سکتا ہے۔

پھر ایک خاتون ہیں وہ بیان کرتی ہیں۔کمال کرو صاحب ایک ایسے استاد تھے جسے انسان کبھی بھلا نہیں سکتا۔ مسٹر کینیتھ (Mr. Kenneth) صاحب ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ایک ایسے ٹیچر جس سے میں بہت متاثر ہوں۔ایک اچھا اور متقی انسان۔ایک خاتون مس اِنگرتھ (Ms. Ingerrethe)(صحیح تلفظ جو بھی ہے) کہتی ہیں کہ کالج میں میرے بہت سے اور شاگرد تھے جو اپنے سکول کے زمانے میں کمال کرو کے شاگرد رہ چکے تھے۔وہ ہمیشہ کمال کرو کا ذکر بڑی عزت اور تکریم سے کرتے۔ مذہب کے مضمون میں یہ شاگرد جو کمال کرو کے زیرِ تعلیم رہ چکے تھے، دیگر ساتھیوں سے بہت آگے ہوتے تھے۔ بہرحال اسی طرح کے اور بہت سارے تبصرے ہیں۔

ایک مسٹر مائیکل (Mr Mikael) ہیں وہ کہتے ہیں کہ امید کرتا ہوں کہ ڈنمارک کی سرزمین میں کوئی ایسا ہو گا جو اُن کے کام کو جاری رکھ سکے جو انہوں نے ڈینش عوام اور غیر ممالک سے آنے والے مسلمانوں کے درمیان پُل بنانے اور ان کے درمیان ڈائیلاگ کی فضا پیدا کرنے کے لئے شروع کیا تھا۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب ہماری سوسائٹی میں بعض لوگ باہمی تعلقات کو فروغ دینے کی بجائے آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کے بیوی بچوں کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ جماعت سے وابستہ رکھے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا نمازوں کے بعد ان کا جنازہ غائب انشاء اللہ ادا ہو گا۔

تحریک جدید کے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں

تحریک جدید کے بانی سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔آپؓ کی خلافت کا سُنہری 52 سالہ دور تاریخ احمدیت کا تاباں حصہ ہے۔آپؓ کی اس مبارک تحریک، تحریک جدید پر عمل درآمد کرتے ہوئے احباب جماعت، مستورات وبچوں نے بے شمار قربانیاں کی ہیں جن کی بدولت ہم آج تحریک جدید کے شیریں ثمرات کھا رہے ہیں۔اس کے ذریعہ سے اسلام واحمدیت کی تبلیغ اکنافِ عالم میں پھیلتی چلی گئی۔مساجد تعمیر ہوئیں، مشن ہاؤس قائم ہوئے اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ایک عالمگیر جماعت کی حیثیت حاصل ہے۔سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

’’احمدیت کے آج بہت مخالف ہیں اور یہ مخالف ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ یہ مخالف ہمارے ہر کام میں نقائص نکالتے ہیں۔اور وہ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل آج دنیا میں ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی ہے جو اسلام کی خاطر وہ تمام مصائب برداشت کر رہی ہے جو صحابہؓ نے کئے‘‘۔ (ماخوذ از تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد دوم)

جُملہ احباب ومستورات جماعت احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ وہ تحریک جدید کی عظیم الشان تحریک میں اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دیں خود سیکرٹری تحریک جدید سے رابطہ کریں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید، قادیان)

انعامی مقالہ نویسی 2014ء

اراکین مجلس انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کے لئے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کا عنوان ’’خلافت احمدیہ برکاتِ نبوت کا ایک جاری وساری فیضان‘‘ ہے، تجویز کیا گیا ہے۔انصار حضرات مذکورہ عنوان پر کم از کم پندرہ ہزار تا بیس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ تحریر کر کے 30راگست 2014ء تک دفتر مجلس انصار اللہ بھارت میں بھجوا دیں۔اس انعامی مقالہ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو درج ذیل تفصیل کے مطابق انعامات سے نوازا جائے گا۔

انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔اوّل: سند امتیاز اور تین ہزار -/3000 روپے نقد۔ دوم: سند امتیاز اور دو ہزار -/2000 روپے نقد سوم: سند امتیاز اور ایک ہزار -/1000 روپے نقد۔

اسی طرح اطفال الاحمدیہ بھارت کے مابین انصار اللہ کی نگرانی میں مقالہ نویسی کا مقابلہ رکھا گیا ہے۔ سال 2014ء کے لئے ’’اطاعت والدین اور اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں‘‘ کا عنوان مقرر کیا گیا ہے۔ مقالہ کے الفاظ پانچ ہزار سے کم اور دس ہزار سے زائد نہ ہوں۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات دیئے جائیں گے۔ زعماء کرام اس کے مطابق اپنی مجلس کے انصار واطفال کو انعامی مقالہ نویسی کی طرف خصوصی توجہ دلائیں اور زیادہ سے زیادہ انصار واطفال کو ان پروگراموں میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے

SINDHI BROTHERS & MEAT SHOP

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

خطبہ جمعہ

برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے قیام پر سوسال مکمل ہونے پر جماعت احمدیہ یوکے کے زیر اہتمام لندن کے تاریخی گلڈ ہال میں منعقدہ مذاہب عالم کانفرنس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کی شرکت اور ’’اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا کردار‘‘ کے موضوع پر اظہارِ خیال،

ملکۂ برطانیہ، وزیر اعظم برطانیہ اور دیگر سیاسی و مذہبی نمائندوں کے خصوصی پیغامات کا مختصر تذکرہ۔

☆......مَیں جس آسمانی کتاب کو مانتا ہوں وہ قرآنِ کریم ہے۔ اور وہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کو بھیج کر اس بات کو رائج کرنا چاہتا ہے کہ انسان روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور اُس کا حق ادا کرے۔ اسی طرح اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرے۔

☆......مَیں اور جماعت احمدیہ یہ ایمان رکھتی ہے کہ مسیح موعود بانیٔ جماعت احمدیہ کی صورت میں آ گئے اور اپنے ماننے والوں میں حقیقی اسلام کی تعلیم کو رائج فرما دیا۔ ایک جماعت قائم کر دی جو حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے اور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام جو اسلام کے احیائے نو کے لئے آئے، اُن کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔

☆......بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہم میں یہ ادراک پیدا فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔ پس دنیا اس طرف توجہ دے اور اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکے۔

اسلام کی نمائندگی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز نہایت جامع اور پُر اثر خطاب

۞...’یہ خیال کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے‘۔ ۞...’امام جماعت احمدیہ کا پیغام امن اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے متعلق ہے۔ نیز یہ کہ دنیا کے تمام مذاہب کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کرنا چاہیئے‘۔ ۞...’امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں‘۔ ۞...’ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر جماعت کے خلیفہ کی تھی۔ یقیناً مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرأت مندانہ اور قابلِ قدر اقدام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے‘۔ ۞...’اس قسم کی تقریبات کو عالمی سطح پر مذہبی اور نظریاتی کمیونٹیز میں بھرپور پذیرائی ملنی چاہیئے‘۔ (تقریب میں شامل مہمانوں کے تاثرات)

پاکستان اور سیریا کے احمدیوں اور ان سب لوگوں کے لئے جو امن کے خواہاں ہیں دعا کی خاص تحریک۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔

عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کی تحریک۔ جو حالات اب پیدا ہو رہے ہیں لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 07 مارچ 2014ء بمطابق 07 امان 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 28 مارچ 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تقریباً تین ہفتے پہلے جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ میں جماعت کے سو سال مکمل ہونے پر ایک تقریب منعقد کی تھی جس میں مختلف مذاہب کے علماء یا نمائندوں کو دعوت دی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی مقدس کتب پر بنیاد رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ اور مذہب کے تصور کی تعلیم کو پیش کریں، اور یہ کہ اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا کردار اور خدا تعالیٰ کی کیا ضرورت ہے۔ بہرحال اس میں ظاہر ہے اسلام کی نمائندگی تو ہونی تھی اور جماعت نے کرنی تھی اور مَیں نے کی۔ اس کے علاوہ یہودی، عیسائی، بدھ مت، دروزی، ہندومت وغیرہ کی بھی نمائندگی تھی جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور زرتشتی اور سکھوں کی نمائندگی بھی تھی۔ مختلف مذاہب کے لوگ وہاں موجود تھے۔ اسی طرح بہائی وغیرہ بھی موجود تھے۔

اس کے علاوہ بعض سیاستدانوں اور ہیومن رائٹس ایکٹوسٹس (Activists) جو ہیں اُن کو بھی اپنے خیالات (کے اظہار) کا موقع دیا گیا۔ اور یہ تقریب یہاں کے سب سے بڑے پرانے اور روایتی ہال جس کا نام Guildhall ہے، وہاں منعقد ہوئی۔ یہ عمارت 1429ء یا بعض روایات ہیں کہ اس سے بھی پہلے کی تعمیر ہوئی ہوئی عمارت ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لندن کی پرانی ترین دو عمارتوں میں سے ایک ہے۔ بہرحال اس کی ایک تاریخی حیثیت ہے۔ ایم ٹی اے پر یہ پروگرام دکھایا بھی جا چکا ہے اور آپ نے بھی یہ دیکھا ہو گا۔ لیکن جہاں تک اس کی تاریخی حیثیت کا سوال ہے امید ہے جب الفضل میں رپورٹ شائع ہو گی تو اس میں اس کا ذکر بھی ہو جائے گا۔ میرا مقصد اس وقت اس کی تاریخ بیان کرنا نہیں۔ یہ مختصر تعارف تھا۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو تقریب منعقد ہوئی اُس کے بارے میں کچھ بتاؤں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ایم ٹی اے پر دکھائی جا چکی ہے۔ اور اردو میں بھی مقررین اور میرے خطاب کا ترجمہ امید ہے آ گیا ہو گا، مَیں نے دیکھا تو نہیں۔ لیکن پاکستان سے مجھے یہ مطالبہ آیا کہ بہتر ہو گا کہ اس بڑے فنکشن کی تفصیل یا اس کے بارے میں کچھ حد تک ذکر مَیں اپنے خطبے میں کروں، جس طرح اپنے دوروں کے بارے میں بھی بیان کرتا ہوں تا کہ سننے والے بہتر سمجھ سکیں اور زیادہ اُن کو اس کی اہمیت کا زیادہ اندازہ بھی ہو اور فائدہ بھی اٹھا سکیں۔ ایم ٹی اے پر بعض پروگرام بعض لوگ دیکھتے بھی نہیں۔ یہاں بھی کل ہی مَیں دیکھ رہا تھا ایک خط میں ذکر تھا کہ مَیں نے فلاں اخبار میں اس تقریب کی کارروائی پڑھی حالانکہ ایم ٹی اے پر آ چکی تھی۔

خطبے بہرحال لوگ زیادہ بہتر سنتے ہیں، اس لئے مَیں اس کا مختصراً ذکر کروں گا لیکن بہتر یہی ہے کہ اس کو جب بھی ایم ٹی اے پر آئے، احمدیوں کو دیکھنا چاہئے۔ ایک اچھی بھرپور قسم کی تقریب تھی۔

اس وقت مَیں مختصراً مقررین کے چند فقرات پیش کروں گا۔اور جو مَیں نے کہا، اُس کا خلاصہ آپ کو بتاؤں گا۔ اوراس کے علاوہ مہمانوں کے، لوگوں کے، غیروں کے جو تاثرات تھے، وہ بھی بتاؤں گا تا کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اوراللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جس سے اظہار ہوتا ہے، وہ سامنے آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری، اسلام کی برتری جو آپ کے عاشقِ صادق کے ذریعہ دنیا پہ ظاہر ہو رہی ہے اُس کا دنیا کو پتا لگے، ہمیں پتا لگے۔

اس فنکشن کے ضمن میں مَیں پہلی بات یہ بھی کہوں گا اس سے پہلے کہ باقی تفصیلات بیان کروں کہ یو کے جماعت کی انتظامیہ جنہوں نے اتنا بڑا اور اہم فنکشن کیا، اُن کو جس طرح اس فنکشن سے پہلے فنکشن کی تشہیر کرنی چاہئے تھی اُس طرح نہیں کی اور اس بات پر خوش ہو گئے کہ ہم فنکشن کر رہے ہیں اور اتنے لوگ آئیں گے۔ حالانکہ یہ موقع تھا کہ جماعت کے وسیع پیمانے پر تعارف اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے پرچار کا زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بتایا جاتا۔ اگر پریس سے صحیح رابطہ ہوتا تو جو کوشش اب امیر صاحب اور اُن کی ٹیم کر رہی ہے، خبریں لگوا رہے ہیں، یہ خود بخود لگتیں اور اس سے بہتر طریق پر لگتیں۔ آجکل تو پریس پیغام پہنچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس بارے میں دنیا کے اکثر ممالک کی جماعتوں میں جس طرح کام ہونا چاہئے تھا، وہ نہیں ہو رہا اور کمزوری دکھائی جاتی ہے۔ اب امریکہ میں کچھ عرصے سے کچھ بہتری پیدا ہوئی ہے، اللہ کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ افریقہ میں گھانا اور سیرالیون میں اس بارے میں اچھا کام ہو رہا ہے۔ اور بعض افریقن فرانکوفون ممالک جو ہیں اُن میں بھی اس طرف توجہ ہوئی ہے۔

بہر حال ہر سطح پر میڈیا تک ہماری رسائی ہونی چاہئے تا کہ اس تعارف کے ساتھ جو جماعت احمدیہ کا تعارف ہے، اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو پتا لگے اور تبلیغ میں تیزی آئے۔ یہ بھی تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس طرف جماعتوں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اب مَیں اس کی کارروائی کے بارے میں مختصراً بیان کرتا ہوں۔ بعض مقررین نے بڑی اچھی باتیں بھی کیں۔ اللہ کرے جو کچھ انہوں نے کہا وہ اُن کے دل کی آواز ہو اور اس پر عمل بھی کریں۔

پہلے ایک ہندو کونسل جو یہاں ہے اُس کے چیئرمین ہمیش چندر شرما صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آج کا عنوان بہت دلچسپ ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کائنات میں خدا کا وجود ہے۔ دوسری بات جو بڑی واضح ہے وہ یہ ہے کہ سیاسی لیڈر اور دیگر نظام دنیا میں امن قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہر طرف جھگڑے اور فساد برپا ہیں اور عوام کا سیاستدانوں سے اعتماد اُٹھ گیا ہے۔ اسی لئے میرے خیال میں وقت آ گیا ہے کہ ہم انسانیت کی بہتری کے لئے دوبارہ مذہب کی طرف رُخ کریں، ہمیں اپنے مذہب کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہوگا۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو صرف نصیحتیں ہی نہ کرتے چلے جائیں بلکہ اپنے نمونے بھی پیش کرنے والے ہوں۔ اور یہی حقیقت ہے۔ اللہ کرے کہ یہ مقرر بھی جو کچھ انہوں نے کہا اُس پر عمل کرنے والے ہوں۔

پھر دلائی لامہ کا پیغام، بدھ مت کے رہنما جو یہاں لندن میں ہیں، انہوں نے اُن کی نمائندگی میں پڑھا۔ وہ کہتے ہیں کہ تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو باہم محبت، رواداری اور صبر و سکون کا درس دیتے ہیں۔ اس لئے خواہ اُن کے عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہی کیوں نہ ہوں ہمیں اُن کی عزت کرنی چاہئے۔ ہر سچے مذہب نے اپنے اپنے وقت میں انسانیت کو اعلیٰ اقدار سے نوازا ہے۔ آئندہ زمانے میں بھی یہی مذہبی قدریں ہمیں دنیا میں امن، ہم آہنگی اور مفاہمت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کے شانہ بشانہ زندگی گزارنے کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوں گی۔ ہم سب پر واجب ہے کہ خلوصِ نیت کے ساتھ اپنی روزمرہ زندگی میں اُن اعلیٰ اخلاق پر کاربند ہو جائیں جن کی تعلیم ہمارا مذہب ہمیں دیتا ہے۔ بہر حال یہ باتیں اُن کی بڑی صحیح ہیں۔

کہتے ہیں کہ مذہب کے نام پر فساد تب برپا ہوتا ہے جب لوگ مذہب کی اصل غرض و غایت کو سمجھ نہیں پاتے۔ کہتے ہیں، کچھ وقت سے مجھے خیال آ رہا تھا کہ ہمیں مل کر ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن کے ساتھ عالمی مذہبی برادری کو اکٹھا کیا جا سکے تا کہ آپس میں مفاہمت ہو اور یگانگت کی فضا پیدا ہو اور دنیا میں امن کا قیام ممکن ہو سکے۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف سے برطانیہ میں 11 رفروری 2014ء کو منعقد ہونے والی مذہبی عالمی کانفرنس کو منعقد کرنے کے جرأت مندانہ اقدام کو سراہتا ہوں۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس قسم کے جلسے بہت دُوررَس نتائج کے حامل ہوتے ہیں۔ بہر حال اکثر مقررین نے ایسی باتیں کی ہیں جن کی اس وقت زمانے کو ضرورت ہے۔ پھر دروزی کمیونٹی کے روحانی پیشوا شیخ موفّق صاحب کہتے ہیں کہ ہم ایک ایسی قوم ہیں جن کے ارضِ مقدس میں بسنے والے تمام مذاہب کے ساتھ مضبوط تعلقات ہیں۔ (یہ کمیونٹی زیادہ تر فلسطین اور اسرائیل وغیرہ کے علاقے میں ہے، ویسے شام میں بھی ہے) کہتے ہیں کہ ارضِ مقدس وہ سرزمین ہے جہاں بہت سے مذاہب نے جنم لیا اور وہیں سے بہت سے انبیاء کا روحانی سفر شروع ہوا۔ پھر کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے تمہیں نَر اور مادہ سے پیدا کیا اور پھر قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بہتر اور معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔ یہ سورۃ الحجرات آیت 14 ہے جو انہوں نے پڑھی۔

اور کہتے ہیں کہ مَیں امام جماعت احمدیہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اور اُن کی جماعت نے مجھے اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی اور مَیں جماعت احمدیہ کے برطانیہ میں سو سال پورے ہونے کی خوشی میں منعقد کی جانے والی اس شاندار کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری دروز کمیونٹی کے ارضِ مقدس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت دوستانہ مراسم ہیں۔ ہمیں آپ کی طرف سے دعوت ملنے پر خوشی ہے۔ آئیں ہم سب مل کر ظلم اور تشدد کی مذمت کریں اور محبت کے وہ بیج بوئیں جن سے صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ تمام عالَم میں محبت کے چشمے پھوٹ پڑیں۔

پھر کیتھولک چرچ کے بشپ کیون مکڈونلڈ نے کہا کہ مجھے مذاہبِ عالم کی اس کانفرنس میں شمولیت کر کے اور کیتھولک چرچ کی نمائندگی میں اپنی تقریر پیش کر کے انتہائی خوشی ہو رہی ہے۔ اس وقت دنیا کو اس قسم کے جلسوں کی شدید ضرورت ہے۔

پھر اس کے بعد انہوں نے جناب کارڈینل پیٹر ٹرکسن جو پوپ کی کیبنٹ میں ہیں اور کونسل فار جسٹس اینڈ پِیس کے پریذیڈنٹ بھی ہیں، اُن کا پیغام پڑھ کر سنایا کہ مَیں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی برطانیہ میں صد سالہ قیام کے سلسلہ میں منعقد کی جانے والی اس تقریب میں آپ سے مخاطب ہوں۔ اس محفل کی خاص بات یہ ہے کہ دنیا بھر سے مختلف مذاہب کے نمائندگان اکٹھے ہو کر دنیا میں امن کے قیام کے لئے بات کر رہے ہیں۔

اس کے بعد اسرائیل کے ایک ربائی (Rabbai) ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں وہاں ظاہری ترقی کو ایک بہت بلند کامیابی تصور کیا جاتا ہے۔ اور امیروں اور غریبوں کے درمیان معاشی فرق خوفناک حد تک بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ترقی اور آسائش کے نام پر ہم دنیا کی نعمتوں کو اسراف کی حد تک خرچ کرتے جا رہے ہیں۔ تازہ پانیوں کو گندہ کر رہے ہیں۔ جنگلات کو تباہ کر رہے ہیں۔ ہم جس دور میں رہ رہے ہیں یہاں ہر طرف مذہبی اور سیاسی کشمکش جاری ہے اور فساد برپا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام اور اس کی دی ہوئی ہدایت کو پامال کیا جا رہا ہے اور اس سب کارروائی کو سمجھداری اور مصلحت اور سیاسی مجبوریوں کا نام دے دیا جاتا ہے۔ آیئے ہم سب مل کر اس کے خلاف کام کریں۔

اللہ کرے کہ یہ جو ان کی باتیں ہیں وہ ان کے جو سربراہانِ حکومت ہیں اُن کو بھی سمجھ آنے والی ہوں اور یہ لوگ اُن کو بتانے والے بھی ہوں۔ بعض سیاسی لوگوں کے بھی پیغامات تھے اور خطاب تھے۔

گھانا کے صدرِ مملکت کا پیغام اُن کے ایک ہائی کمشنر نے پڑھ کر سنایا، ویسے اُن کے ایک نمائندے بھی وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ ہمیں اس موقع پر ایک مرتبہ پھر یہ باور کرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر دنیا میں بھیجے جنہوں نے دنیا میں موجود تمام رنگ و نسل کے لوگوں کو بلاتفریق یہ پیغام دیا کہ انسان کو پُرعزم، منظم اور باہمی رواداری کے طریقوں سے زندگی گزارنی چاہئے۔ اور پھر اپنا لکھا ہے کہ گھانا میں نیشنل پِیس کونسل کا قیام ہوا ہے اور مذہبی رواداری ہے اور ہر ایک کو نمائندگی حاصل ہے۔

پھر یہاں کی بیرونس سعیدہ وارثی صاحبہ ہیں۔ یہ بھی آئی ہوئی تھیں۔ یہ کہتی ہیں آج اس عظیم الشان ہال میں جلسہ مذاہبِ عالم کے لئے جمع ہونے والے معزز مہمانوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ یہ کانفرنس جماعت احمدیہ کی وسعتِ حوصلہ، کشادہ دلی، کشادہ نظری اور اعلیٰ ظرفی کی آئینہ دار ہے کہ آپ لوگوں نے عالمی نوعیت کی ایک ایسی تقریب کا انعقاد کیا ہے جس میں صرف اپنی جماعت کے عقائد پیش کرنے کی بجائے تمام مذاہب کے نمائندگان کو اپنا اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہمیں برطانیہ کے طول و عرض میں محض انسانیت کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کی طرف سے کئے گئے فلاحی کاموں کے اثرات نظر آتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں اس جلسے کے کامیاب انعقاد سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ دنیا بھر کے مذاہب مل بیٹھ کر متحد ہو کر بین المذاہب ہم آہنگی کی طرف قدم بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کانفرنس میں شمولیت میرے لئے بہت

اعزاز کی بات ہے۔

امریکہ کی کمیشن آن انٹرنیشنل ریلیجس فریڈم (USCIRF) کی وائس چیئر مین، ڈاکٹر کیٹرینا ہیں۔ ان کا جماعت سے بڑا پرانا تعلق ہے۔ یہ کہتی ہیں کہ آج آپ کے ساتھ شامل ہونے کا جو موقع مجھے مل رہا ہے، اس پر میں بہت خوشی اور اعزاز محسوس کر رہی ہوں۔ اور آپ کی جماعت کے برطانیہ میں قیام پر سو سال پورے ہونے کے موقع پر آج کی تقریب میں حاضر ہوں۔ (یہ امریکہ سے خاص طور پر اس مقصد کے لئے آئی تھیں) کہتی ہیں آج کی تقریب باہمی رواداری اور مذہبی آزادی کی اعلیٰ قدروں کی پہچان کے لئے منعقد کی گئی ہے۔ اور یہ اوصاف ہی دراصل آپ کی جماعت کے بنیادی اصول ہیں۔ آپ لوگ یعنی جماعت احمدیہ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ مذہب کا امن، باہمی افہام و تفہیم اور آزادی سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔ گزشتہ صدی کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ایک بہت خوبصورت نظارہ نظر آتا ہے جس میں کچھ ایسی ہستیاں دکھائی دیتی ہیں جو نیکی اور پاکیزگی کی شمعیں روشن کر کے اندھیروں کو دُور کرنے کی جدوجہد میں لگے رہے۔ پھر انہوں نے دوسروں کی کچھ مثالیں دی ہیں۔ لیکن بہر حال پھر آخر میں وہ کہتی ہیں کہ بیسویں صدی میں ہم آپ کی جماعت کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح آپ تمام دنیا میں لوگوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اُٹھا رہے ہیں۔

یہاں یہ غلطی پر ہیں۔ اصل میں تو یہ انیسویں صدی سے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے وقت تھی۔ اُس وقت سے ہی جماعت احمدیہ ظلم کے خلاف آواز اُٹھا رہی ہے اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق ہے۔ ان کو یہاں بیسویں صدی نہیں بلکہ انیسویں صدی، کہنا چاہئے تھا۔

بہر حال کہتی ہیں کہ بیسویں صدی میں ہم آپ کی جماعت کو دیکھتے ہیں کہ کس طرح آپ تمام دنیا میں لوگوں کے ساتھ ہونے والے مظالم کے خلاف آواز اُٹھا رہے ہیں۔ ہم آپ کی طرح رواداری اور انصاف کے علمبردار ہیں۔ اور آپ کی طرح ہم بھی اس معاشرے کا قیام چاہتے ہیں جہاں مختلف عقائد رکھنے والے تمام لوگ مل جل کر رہیں۔ ایک دوسرے کی باتیں سنیں اور ہم ایک دوسرے کی بات اس وقت تک نہیں سن سکتے جب تک ہم ایک دوسرے کے لئے عزت و احترام کے جذبات نہ رکھتے ہوں۔ مَیں اس بات کی قدر کرتی ہوں کہ جماعت احمدیہ باہمی رواداری کا سبق دیتی ہے۔ ہم سب کو اپنے عقائد پر عمل کرنے کی آزادی ہونی چاہئے۔ نیز یہ کہ جب ہم آپس میں تبادلہ خیال کریں تو وہ برابری، انصاف اور انسانیت کی اقدار کو مدّنظر رکھ کر کیا جائے۔ میری یہ خواہش ہے کہ ہم سب اس مقصد کے حصول کے لئے اپنے پورے دل اور اپنی پوری جان سے کوشش کرنے والے بن جائیں۔

اللہ کرے یہ بڑی طاقتیں بھی اس چیز کو سمجھنے والی ہوں۔

وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام یہاں کے اٹارنی جنرل رائٹ آنریبل ڈومینک گریو (Rt. Hon. Dominic Grieve) نے پڑھا تھا لیکن اس سے پہلے انہوں نے اپنی باتیں کی۔ کہتے ہیں کہ پیغام پڑھنے سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کانفرنس کے اعتبار سے جگہ کا انتخاب بھی موزوں ترین ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں سے انگریزوں میں بحیثیت ایک قوم کے وسعتِ نظری نے جنم لیا اور انہوں نے دنیا کی طرف نظریں اُٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔ آج ہم سب کا اس اجلاس کے لئے یہاں اکٹھا ہونا بھی اسی کا مرہونِ منت ہے۔ آج کا جلسہ ایک منفرد نوعیت کا جلسہ ہے۔ ایک عیسائی ہونے کے ناطے میرا یہ تجربہ ہے کہ ایسا شخص جو کسی بھی مذہب کا پیروکار ہو، ایک لا مذہب آدمی کی نسبت دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے احساسات و جذبات کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔ اللہ کرے کہ ان کی یہ بات صحیح ہو۔ سمجھنے والے ہوں۔

پھر وزیرِ اعظم کا پیغام انہوں نے پڑھا کہ مَیں احمدیہ مسلم جماعت کو دنیا میں امن کے قیام کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مَیں جماعت احمدیہ کی انگلستان میں بے مثال خدمتِ خلق کو سراہتا ہوں۔ آپ لوگ ایک طرف ملک کے طول و عرض میں بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کرتے ہیں تو دوسری طرف حالیہ سیلاب کے حالات میں مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کر رہے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے اس میں بڑا کام کیا ہے) پھر کہتے ہیں کہ جہاں تک مذاہب کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا کرنے کا سوال ہے تو آج کے دن منعقد ہونے والی یہ تقریب اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ آپ لوگ اپنے مشن میں کس قدر سنجیدہ ہیں کہ مختلف مذاہب کے لوگ مل بیٹھیں اور پوری دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ مجھے اس بات کی بے حد مسرت ہے کہ اس اجلاس میں حکومتِ برطانیہ کی نمائندگی بھی ہو رہی ہے۔ ہم لوگ امام جماعت احمدیہ اور دیگر مذاہب کے نمائندگان اور دیگر مہمانان کے ساتھ مل کر اس بات پر غور کریں گے کہ مختلف ادیان ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے کس طرح دنیا میں امن کے قیام میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

پھر ملکہ جو چرچ آف انگلینڈ کی سربراہ ہیں، اُن کے پرائیویٹ سیکرٹری نے لکھا کہ ملکہ عالیہ انگلستان کے لئے جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے اپنے صد سالہ جشن کے موقع پر Guildhall میں اس عظیم الشان جلسہ ہائے مذاہب عالم کا انعقاد باعث مسرت ہے۔ ملکہ عالیہ کو اس جلسہ کے مقاصد جان کر بہت خوشی ہوئی اور وہ آپ کے پیغام بھجوانے کی درخواست پر بہت ممنون ہیں۔ ملکہ عالیہ کی آپ سب کے لئے دلی تمنا ہے کہ جلسہ ایک کامیاب اور یادگار جلسہ ہو جائے۔ یہ تو غیروں کے کچھ تاثرات تھے۔

جو مَیں نے وہاں کہا اُس کا خلاصہ بھی بیان کر دوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ بہت سارے لوگوں نے لگتا ہے سنا بھی نہیں اور اخبار میں اس طرح کھل کے آیا نہیں۔ جو مَیں نے کہا وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انسانوں کی اصلاح ہو اور انسان خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اُس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ جو انبیاء کی بات سنتے ہیں وہ لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔ جنہوں نے انکار کیا وہ بد انجام کو پہنچے۔ ہر وہ قوم جس نے انبیاء اور مذہب کی مخالفت کی، خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوؤں کا انکار کیا، خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کیا اور یہ کہا کہ یونہی باتیں ہیں۔ نہ کوئی خدا ہے اور نہ کسی قسم کا کوئی عذاب ہے، نہ سزا ہے۔ ایسی تمام قومیں پھر ختم ہو گئیں۔ قرآنِ کریم ایسی قوموں کی تاریخ سے بھرا پڑا ہے۔ مختلف جگہوں پر اس کا بیان ہے۔ اسی طرح دوسرے مذاہب کی کتب بھی اس بات کو بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کے منکر تباہ ہو گئے۔ پس یہ باتیں ہمیں سوچنے پر مجبور کرنے والی ہونی چاہئیں کہ یہ قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ ہر مذہب کی تاریخ اس کی گواہی دیتی ہے کہ یہ سچ تھا۔

پھر مَیں نے بتایا کہ میں جس آسمانی کتاب کو مانتا ہوں وہ قرآنِ کریم ہے۔ اور وہ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ انبیاء کو بھیج کر اس بات کو رائج کرنا چاہتا ہے کہ انسان روحانیت کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے اور اُس کا حق ادا کرے۔ اسی طرح اعلیٰ اخلاق کے معیار قائم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرے۔ مَیں نے پھر بتایا کہ جب خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا تو آپ نے اس کے حصول کے لئے تبلیغ کو انتہا تک پہنچایا۔ اور صرف تبلیغ ہی نہیں کی بلکہ راتوں کو اس شدت سے اس کے نتائج حاصل کرنے اور لوگوں کے دلوں اور سینوں کو کھولنے کے لئے دعائیں کیں کہ آپ کی سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں۔ آپ کے دل میں انسانیت کی اصلاح اور اُسے تباہی سے بچانے کے لئے جو درد تھا وہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کی اس تڑپ اور دعاؤں کی حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی فرمایا کہ اگر وہ تیری بات نہ مانیں تو کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر لے گا؟ مَیں نے پھر کہا کہ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ کہہ کر بس نہیں کر دیا۔ دعاؤں کی قبولیت کو ردّ نہیں کر دیا بلکہ ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اس درد کی تسکین کے سامان کئے اور وہ لوگ جو ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے، اُن سے برائیوں کو چھڑا کر با اخلاق اور خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والا بنا دیا۔ یہ تبدیلی کوئی دنیاوی طاقت نہیں کر سکتی تھی۔ یہ خالص اُس خدا کا فعل تھا جو دعاؤں کو سننے والا اور دلوں پر قبضہ رکھتا ہے۔

پھر مَیں نے بتایا کہ دشمنوں سے حسنِ سلوک کی بھی ایسی مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائیں کہ جس کی دنیاوی معاملات میں کہیں مثال نہیں مل سکتی۔ دشمنوں کو، اُن دشمنوں کو جنہوں نے مکہ میں دشمنی کی انتہا کی ہوئی تھی، فتح مکہ کے موقع پر اس طرح معاف فرمایا کہ جس طرح انہوں نے کبھی کوئی غلطی یا شرارت کی ہی نہ ہو۔ ہر ایک کافر کو بھی امن سے قانون کے دائرے کے اندر رہنے کی شرط پر معاف فرما دیا اور اس حسنِ سلوک کو دیکھ کر بڑے دشمن جو تھے، بہت بڑے بڑے اور کفر میں بڑھے ہوئے جو تھے، بے اختیار ہو کر بول اُٹھے کہ ایسا جذبہ صرف خدا تعالیٰ کے نبی کا ہی ہو سکتا ہے۔ اور یقیناً اسلام برحق ہے۔ اور پھر وہ بھی ایمان لے آئے۔

(ماخوذ از دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ جلد 5 صفحہ 58 باب ما قالت الانصار حین امن... دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

پھر مَیں نے بتایا کہ قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے اور یقیناً آپ رحمت کے انتہائی مقام پر پہنچے ہوئے تھے اور ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی کا ثبوت ہیں جو آپ کی رحمت کی دلیل کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔

پھر مَیں نے بتایا کہ اس کے باوجود کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے، اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سختی

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّین
(نماز دین کا ستون ہے)
طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

اور جنگوں کا جو الزام لگایا جاسکتا ہے اور آجکل بھی اس دنیا میں لگایا جاتا ہے، یہ تاریخی حقائق سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جنگوں میں پہل نہیں کی۔ مکہ میں ظلم سہے۔ جب یہ ظلم ناقابلِ برداشت ہوئے تو مدینہ ہجرت کی۔ کبھی بدلے نہیں لئے۔ لیکن جب مکّہ والوں نے مدینہ پر مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے حملہ کیا تو پھر خدا تعالیٰ کے اذن سے جواب دیا جس کا قرآنِ کریم میں ذکر ہے۔ وہاں مَیں نے قرآنِ کریم کی سورۃ حج کی یہ دو آیات سنائیں کہ اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ ۔ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ بِغَیۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ؕ وَ لَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ لَّہُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذۡکَرُ فِیۡہَا اسۡمُ اللّٰہِ کَثِیۡرًا ؕ وَ لَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ (الحج : 40-41) یعنی اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے، قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ اُن پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ اُن کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہیں اُن کے گھروں سے ناحق نکالا گیا۔ محض اس بناء پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی، جس میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

مَیں نے بتایا کہ اس آیت کی روشنی میں مظلوموں کو دفاع کی اجازت دی گئی۔ دوسرے اس اجازت میں تمام مذاہب کو محفوظ کیا گیا ہے اور پھر یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ طاقتوں کا مالک ہے، وہ کفار کے خلاف کمزور مسلمانوں کی مدد کی طاقت رکھتا ہے۔ کفار باوجود اپنی تمام تر طاقت کے اور ہتھیاروں کے شکست کھائیں گے اور خدا تعالیٰ نے اپنے وجود کا ثبوت دیتے ہوئے پھر کمزور مسلمانوں کو کفار پر فتح بھی عطا فرمائی۔ اور اپنے سے بہت بڑے لشکر اور بہت اسلحہ سے لیس لشکر کو شکست دی۔ پس جو جنگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے خلفائے راشدین نے لڑیں، وہ دفاع کے لئے اور امن قائم کرنے کے لئے لڑیں، نہ کہ حکومتیں حاصل کرنے کے لئے۔ اور اس وجہ سے پھر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی رہی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

پھر مَیں نے یہ بتایا کہ مسلمانوں کی کمزور اور مذہب سے دور جانے کی حالت کی پیشگوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اور آج اگر مسلمانوں کی طرف سے کوئی ظلم ہو رہا ہے یا اُن کی بگڑی ہوئی حالت ہم دیکھتے ہیں تو یہ عین پیشگوئی کے مطابق ہے۔ اور پھر یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کی آخری حالت یہ نہیں ہے کہ تم سمجھ لو کہ یہ انتہا ہوگئی اور مسلمان ختم ہو گئے۔ میرا یہ بھی ایمان ہے اور اس پر مَیں مضبوط ہوں کہ جس طرح مسلمانوں کے بگڑنے کی پیشگوئی پوری ہوئی، اُن کی روحانی حالت کی بہتری کی پیشگوئی بھی پوری ہوگی جو مسیح موعود کی آمد کے ساتھ ہونی تھی۔ پھر مَیں نے بتایا کہ مَیں اور جماعت احمدیہ یہ ایمان رکھتی ہے کہ مسیح موعود بانیٔ جماعت احمدیہ کی صورت میں آ گئے اور اپنے ماننے والوں میں حقیقی اسلام کی تعلیم کو رائج فرما دیا۔ ایک جماعت قائم کر دی جو حقیقی اسلام پر عمل کر رہی ہے اور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ میں نے یہ بھی بتایا کہ مسیح موعود علیہ السلام جو اسلام کے احیائے نو کے لئے آئے، اُن کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ مثال کے طور پر مَیں نے تین باتیں پیش کیں کہ یہ تین پیشگوئیاں مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں جو آپ کی سچائی کے بارے میں ہیں۔

آپ نے فرمایا تھا کہ اس زمانے میں زلزلوں اور طوفانوں کی بہت زیادہ تعداد ہوگی۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 267 تا 269)

جو سچ ثابت ہوئی اور ہم دیکھتے ہیں کہ گزشتہ صدیوں کی نسبت سب سے زیادہ اس صدی میں آئے۔ پھر آپ نے ایک پیشگوئی روسی حکومت کا تختہ الٹنے کے بارے میں فرمائی تھی کہ زار کا تختہ الٹا جائے گا۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 152)

وہ پیشگوئی سچ ثابت ہوئی۔ پھر ایک تیسری پیشگوئی جنگوں کی بتائی۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 152-151)

اور بتایا کہ اب تک ہم دو عالمی جنگیں دیکھ چکے ہیں۔ دنیا پھر اس لپیٹ میں آنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دنیا کے فوجی بجٹ باقی تمام ضروریات کو پسِ پشت ڈال رہے ہیں اور صرف فوج بڑھانے اور اسلحہ رکھنے اور فوجی طاقت بننے کی طرف دنیا کی زیادہ توجہ ہو رہی ہے۔ اس لئے دنیا کو پھر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ بدامنی دنیا میں مذہب کی وجہ سے نہیں پھیل رہی بلکہ لالچ اور سیاست اس کی وجوہات ہیں۔ پھر میں نے یہ بھی بتایا کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو ہندوستان کے ایک دور دراز قصبہ میں رہنے والا اللہ تعالیٰ کے پیغام کو تمام دنیا میں نہ پھیلا سکتا۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوا، جس کے تحت یہ مشن آگے بڑھتا چلا جارہا ہے اور یہ جہاں اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت ہے، وہاں جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کا بھی ثبوت ہے۔ یہ میں نے بتایا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہم میں یہ ادراک پیدا فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں کوئی پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے اور اپنے نیک بندوں سے بولتا اور نشان دکھاتا ہے۔ پس دنیا اس طرف توجہ دے اور اپنی غلطیوں کا الزام خدا اور مذہب کو نہ دے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکے۔ خدا تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ اس پر عمل کرے۔

یہ اس کا خلاصہ ہے جو مَیں نے اُن کو کہا۔ تقریباً تیس پینتیس منٹ کی میری تقریر تھی۔

اس وقت میں بعض تاثرات پیش کرتا ہوں۔ لوگوں کے چہروں سے بہر حال لگ رہا تھا، بعض نے اظہار بھی کیا ہے کہ اسلام کی تعلیم جو مختصراً پیش کی گئی تھی، اُس کا اُن پر اثر ہے۔

Stein Villumstad یورپین کونسل فار ریلیجس لیڈرز کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 'اس طرح مل جل کر بیٹھنا اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا ایک دوسرے کی بات کو حوصلے سے سننا اور پھر سب کا یہ تسلیم کرنا کہ ہم سب امن کے خواہاں ہیں ایک بہت بڑی کامیابی ہے''۔

پھر انگلستان میں گریناڈا (Grenada) کے ہائی کمشنر HE Joselyn Whiteman یہ کہتے ہیں کہ ''یہ بہت زبردست تقریب تھی۔ یہ خیال کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں ہمارے ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے۔ اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ آج کل دنیا کے مسائل کے حل کے لئے لوگوں کو اکٹھا کس طرح کیا جاسکتا ہے''۔

پھر Mak Chishty ، جو لنڈن میں میٹروپولیٹن پولیس میں کمانڈر ہیں، کہتے ہیں کہ ''مجھے آج کی تقریب میں یہ بات اچھی لگی کہ ہر کسی نے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیں۔ دوسرے مذاہب پر نکتہ چینی نہیں کی۔ اور اسی چیز سے ہم میں باہم اتحاد اور یگانگت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔''

یہی بات ہے جس کو کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملکہ کو لکھا بھی تھا کہ (ایسا) ہونا چاہئے۔ (ماخوذ از تحفہ قیصریہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 261)

پھر یورپین پارلیمنٹ میں لندن کے جو نمائندے ہیں Dr. Charles Tannock MEP، وہ کہتے ہیں کہ ''مستقبل میں اس رستہ کو اپنانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ ہم سب خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم یہ نہیں مان سکتے کہ خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ہم مذہب کے نام پر ایک دوسرے سے اس طرح لڑتے چلے جائیں۔ اس لیے مَیں امن کے اس پیغام کی پرزور تائید کرتا ہوں۔ احمدیوں کے بارے میں جس بات کو میں قابلِ قدر جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کے مذہب کی تعلیمات کا مرکز 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک عالمی نوعیت کا پیغام ہے۔ جس قدر مختلف مذاہب مل بیٹھ سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔''

Baroness Berridge جو انگلستان کی پارلیمنٹ کی 'آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ' (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کی چیئر پرسن ہیں۔ کہتی ہیں: ''مجھے آل پارٹی گروپ برائے مذہبی آزادی کی چیئر مین ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مَیں جانتی ہوں کہ احمدیہ کمیونٹی کس طرح دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات کرتی چلی جارہی ہے اور یہ بات امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں بھی کی۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ ان کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں۔ اور ہمیں اس بات پر بھی خوشی ہے کہ احمدیوں کو اس ملک میں مکمل آزادی حاصل ہے۔''

پھر Kay Carter جو انگلستان کی پارلیمنٹ کے آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ (APPG) آن انٹرنیشنل فریڈم آف ریلیجن کے ممبر ہیں۔ کہتے ہیں کہ ''امام جماعت احمدیہ نے جو کہا کہ تمام مذاہب میں بنیادی بات ایک ہی نظر آتی ہے یعنی محبت، رواداری اور امن۔ درحقیقت میڈیا میں مذہب کو ایک ایسی چیز بنا کر پیش کیا گیا ہے جو انسانوں کو ایک دوسرے سے لڑانے کا جواز پیدا کر رہا ہے، لیکن جیسا کہ آج کی اس محفل میں ہم نے دیکھا کہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔''

پھر یہی چیف ربائی جو تھے اُن کا دوبارہ ایک پیغام (آیا) تھا کہ ''امام جماعت احمدیہ کا پیغام امن اور

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ٦)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ایک دوسرے کو سمجھنے کے متعلق ہے‘‘۔ نیز یہ کہ ’’دنیا کے تمام مذاہب کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کرنا چاہیے کیونکہ ہم سب آدم کی نسل ہیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔‘‘ کہتے ہیں کہ ’’ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا چاہئے اور امن کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے، نہ یہ کہ ہم ایک دوسرے سے لڑنے لگ جائیں بلکہ جس قدر ممکن ہو سکے ہمیں امن کے لیے کوشش کرنی ہے۔‘‘

جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا، یہ ربائی ہیں۔ ان کو یہ چاہئے کہ یہ اسرائیل کی حکومت کو بھی اس بارے میں بتائیں۔ پھر ایک کونسلر سنتوخ سنگھ صاحب کہتے ہیں کہ ’’میرا خیال ہے کہ امام جماعت احمدیہ یہ بات ہمیں سمجھا رہے ہیں کہ تمام مذاہب میں بہت ساری تعلیمات مشترک ہیں۔ تمام مذاہبِ عالم ہمیں انسانیت کا سبق سکھاتے ہیں۔ ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کا بھلا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔‘‘

پھر ناروے سے ان کی ایک سیاسی پارٹی Christian Republic کے Billy Tranger ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ’’امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطاب کے آخر میں ایک بہت ہی اہم پیغام دیا ہے کہ ہم سب کو مل کر امن کے قیام کے لئے کام کرنا چاہیے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہی وہ امر ہے جس کی اس دنیا کو اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اس پیغام کی ہمیں ناروے میں بھی بہت ضرورت ہے۔‘‘

یونیورسٹی آف ایمسٹرڈم کے پروفیسر Prof. Dr. T. Sunier نے کہا کہ ’’امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہیں۔‘‘

پھر Greek Orthodox Patriarch of Antioch سے تعلق رکھنے والے Father Ethelwine نے کہا کہ ’’مَیں نے احمدیہ مسلم جماعت کے مختلف فنکشنز میں شمولیت کی ہے۔ امام جماعت کی شخصیت اور ان کے پیغام کو دل سے سراہتا ہوں۔ ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر جماعت کے خلیفہ کی تھی۔ یقینا مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرأت مندانہ اور قابلِ قدر اقدام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔‘‘

آئرلینڈ سے ایک صاحب آئے ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ ’’میں اس کانفرنس میں شامل ہوا اور یہاں پر جو پیغام مجھے ملا ہے اس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ میں احمدیوں سے یہ کہوں گا کہ آج کل دنیا میں پبلسٹی کے بغیر اپنے پیغام کو پھیلانا بہت مشکل ہے۔ جماعت احمدیہ اس قدر کام کر رہی ہے لیکن مجھے خوشی ہوگی اگر آپ لوگ اپنے کاموں کی تشہیر بہتر طور پر کر سکیں کیونکہ آپ لوگوں کے بارے میں دنیا میں مٹھی بھر لوگ ہی معلومات رکھتے ہیں۔‘‘

جہانگیر سارو صاحب جو یوروپین کونسل آف ریلیجیس لیڈرز سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں کہ میں مذہباً زرتشتی ہوں۔ میں اس تقریب سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ سب مقررین نے بہت اچھی تقاریر کیں لیکن آخر میں امام جماعت کا خطاب تو بہت ہی بھرپور تھا۔‘‘

پھر رابن ہسّی جو مذہبی تعلیمات کے استاد ہیں کہتے ہیں کہ ’’اس قدر روحانیت سے پُر یہ تقریب ہوگی مجھے نہیں معلوم تھا۔ میں نے بہت سارے مذاہب کے پیغامات سنے اور میں یقینا گھر جا کر ان باتوں پر غور کروں گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ امام جماعت احمدیہ کے لیکچر کا متن جلد شائع کیا جائے گا۔‘‘

پھر Reverend Canon Dr. Anthony Cane، ان کا بھی کسی کیتھیڈرل سے تعلق ہے، کہتے ہیں: ’’کچھ عرصہ پہلے لوگ یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ ہمیں مذہب کی ضرورت نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ یہ بات سراسر بے بنیاد ہے۔‘‘

پھر بیلجیم کی یونیورسٹی آف Antwerpen سے Dr Lydia جو اپنے ایک colleague کے ساتھ آئی تھیں۔ یہاں سے دو پروفیسر ڈاکٹر شامل ہوئے تھے، ان دونوں نے کہا کہ ’’اسلام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیمات کے حوالہ سے امام جماعت احمدیہ کے خطاب سے وہ بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ خطاب سننے کے بعد ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم یونیورسٹی میں اپنے طلباء کو قرآن کریم کا فلیمش ترجمہ دیں گے تاکہ وہ قرآن کریم کو پڑھ کر اسلام کی حقیقی تعلیمات جان سکیں۔‘‘

واپس جا کر ان کو وہاں ترجمہ دے دیا گیا ہے جو اپنی یونیورسٹی میں تقسیم بھی کر رہے ہیں۔ تو اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے مزید راستے بھی کھلے ہیں۔

Santiago Catala Rubio (سنتی آگو کتالہ روبیو) صاحب سپین سے آئے تھے اور میڈرڈ یونیورسٹی میں ریلیجنز کے پروفیسر ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ جماعت کے ساتھ ان کا قریبی تعلق ہے۔ یورپین پارلیمنٹ برسلز میں 2012ء میں جو تقریب ہوئی تھی وہاں بھی آئے تھے، مجھے ملے تھے۔ کہتے ہیں: ’’اگر عالمی مذاہب کی اس کانفرنس کے متعلق اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرنے لگوں تو اس کانفرنس کی اہمیت اور مسلم جماعت احمدیہ کے پیغام کی اہمیت کو بیان کرنے میں کئی صفحات بھر جائیں۔ دنیا کی تاریخ میں مختلف مذاہب تنازعات کا باعث رہے ہیں۔ حتیٰ کہ آج کے دور میں بھی مختلف ثقافتوں مشرق و مغرب، اسلام اور عیسائیت، ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے مابین اختلاف موجود ہے۔ یہ اختلاف نفرت اور ظلم میں زیادتی کو ہوا دینے کے لئے بطور بہانہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن احمدیہ مسلم جماعت کا نعرہ ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ تمام مذاہب کا خلاصہ ہے۔ یہ نعرہ دنیا کے تمام مذاہب اور تمام لوگوں کو ان کے عقائد، حالات اور افکار سے بالا ہو کر یکجا کر دیتا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب مسلمانوں کا ایک خاص طبقہ لڑائی، نفرت، ظلم، دوسروں کی اور اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے اور اپنے ہی لوگوں پر حملہ کرنے کی حمایت کر رہا ہے جماعت احمدیہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے اس قسم کی تقریبات کو عالمی سطح پر مذہبی اور نظریاتی کمیونٹیز میں بھرپور پذیرائی ملنی چاہئے۔‘‘

میگل گارسیا (Miguel Garcia) یہ پیدرو آباد کے ہیں۔ کانفرنس میں شامل ہوئے تھے۔ یہ میئر بھی رہ چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے دور میں اس وقت چرچ کی مخالفت کے باوجود 1980ء میں ’مسجد بشارت‘ بنانے کی اجازت دی تھی۔ مسجد بشارت کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی ملے تھے۔ انہوں نے ان کو ایک فریم تحفہ دیا جس پہ کلمہ لکھا ہوا تھا وہ انہوں نے اپنے دفتر میں بھی لگایا ہوا ہے۔ جماعت سے کافی متاثر ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ’’مسلم جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے وفود، ممبرز آف پارلیمنٹ، سیاسی شخصیات، تعلیم دان اور مختلف انسانی ہمدری سے تعلق رکھنے والے اداروں کے نمائندگان کو لندن میں جمع کیا گیا تاکہ وہ اتحاد اور امن کے قیام کیلئے ڈائیلاگ کی ضرورت پر غور کریں۔ یہ انتہائی مثبت قدم تھا۔ مَیں جماعت احمدیہ کو اس تقریب کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور میری خواہش ہے کہ یہ جماعت اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کے ساتھ پیدرو آباد میں مسجد بشارت کے سنگِ بنیاد کے موقع پر 1981ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد چوتھے خلیفہ کے ساتھ اسی مسجد کے افتتاح کے موقع پر 1982ء میں ملنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اب اس کانفرنس کے ذریعہ مجھے جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ کے ساتھ ملنے کی بھی سعادت مل گئی۔ مَیں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے الفاظ سے بہت محظوظ ہوا ہوں۔ انہوں نے جنگ و جدل سے آزاد ایک پُرامن معاشرے کے قیام کے حوالہ سے بات کی ہے اور اُن حکومتوں کی مذمت کی ہے جو دفاع کے نام پر اسلحہ کو انسانیت پر ترجیح دیتی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ مرزا مسرور احمد نے ایک ایسے معاشرہ کے قیام کے لئے جس کی بنیاد انصاف اور باہمی عزت و احترام پر ہو، مختلف مذاہب کے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کی دعوت دی ہے۔ ہم ایک ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں جو تضادات سے بھری پڑی ہے۔ بعض ممالک ترقی کی انتہا کو چھو گئے ہیں جبکہ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد بھوک اور افلاس کی وجہ سے مر رہی ہے۔ ایک طرف ہم لاکھوں ٹن خوراک سمندر میں پھینک دیتے ہیں اور دوسری طرف کروڑوں لوگ ایسے ہیں جن کو کھانے کے لئے انتہائی مشکل کے ساتھ کچھ ملتا ہے۔ ایک طرف کروڑ پتی افراد کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے تو دوسری طرف معاشرے کے بعض طبقے انتہائی غریب ہو گئے ہیں۔ ایک ایسی دنیا کے قیام کی ضرورت ہوگی جو جنگ کو ترک کر دے اور امن کی خواہاں ہو، جو سب کو ساتھ لے کر مشترکہ طور پر ترقی کرے، جو ناانصافی کے خلاف کھڑی ہو جائے اور معاشرتی انصاف کو فروغ دے۔‘‘

بہرحال یہ چند تبصرے تھے جو مَیں نے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرے۔ اُسے پہچانے اور خدا کو پہچاننے سے ہی اس تباہی سے بچ سکتے ہیں جو ہمارے سامنے کھڑی ہے جس کی وارننگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کلام میں، اپنی تحریرات میں بارہا دی ہے۔

اس کے علاوہ مَیں آج پھر پاکستان کے حالات کے بارے میں بھی دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شر پسند لوگوں سے اس ملک کو بچائے اور احمدیوں کو بھی محفوظ رکھے اور اُن سب لوگوں کو محفوظ رکھے جو امن کے خواہاں ہیں اور اس فتنہ و فساد سے بچنا چاہتے ہیں اور اس کا حصہ نہیں۔ اسی طرح سیریا کے حالات کے بارے میں بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی احمدیوں کو محفوظ رکھے۔ گزشتہ دنوں پھر ایک احمدی کو بلا وجہ گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔ اور عمومی طور پر دنیا کے لئے بھی دعا کریں۔ جو حالات اب پیدا ہو رہے ہیں لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ بعض بڑی حکومتیں اس بات کو سمجھ نہیں رہیں کہ اگر جنگ ہوتی ہے تو کیا خوفناک صورت حال پیدا ہونے والی ہے۔ دنیا بالکل تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ ❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
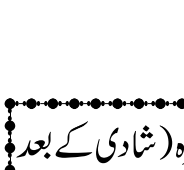
098154-09445

بقیہ منصف کا جواب از صفحہ نمبر 2

اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کیلئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔‘‘ (ایضاً)

اسی طرح فرمایا:

’’اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور با ایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق یا دنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو تو وہ میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔‘‘ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن۔ جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۹ تا ۲۲۷)

اسی طرح فرمایا:

’’اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور با ایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے اور کوئی حصہ نفاق یا دُنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اُس کے اندر نہ ہو تو وہ میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے۔‘‘ (الوصیت صفحہ ۳۴)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی اولاد کے متعلق استثناء ہے اور آپ اور آپ کی اولاد کیلئے دسویں حصے کی وصیت کرنا ضروری نہیں لیکن اگر ایک شخص جو آپ کی اولاد میں سے نہ ہو اور نہ ہی اس کے پاس کوئی مال و جائیداد ہو جس کی وہ وصیت کر سکے تو اگر وہ نیک، متقی اور پرہیزگار ہو اور شرک و بدعت سے پاک ہو تو وہ بھی اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

جہاں تک معترض کے اس قول کا تعلق ہے کہ نعوذ باللہ یہ سارا پاپڑ آپ نے اپنی اولاد کی خوش حالی اور فارغ البالی کیلئے بیلا تو اس ضمن میں عرض ہے یہ ایک نہایت شرمناک اور ظالمانہ اعتراض ہے۔ معترض نے اس سے یہ ظالمانہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اور اپنے اہل وعیال ہی کیلئے یہ سارا نظام جاری کیا۔ جبکہ حضور علیہ السلام نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ:

’’میں نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔‘‘ (الوصیت صفحہ ۳۶)

ان اموال کے متعلق کہیں آپ علیہ السلام نے یہ نہیں لکھا کہ یہ میرے اور میرے اہل وعیال کی ذاتی ضروریات پر خرچ ہوں گے۔ آپ نے تو صرف اپنے اور اپنے اہل وعیال کے اس قبرستان میں دفن ہونے کی تخصیص کی ہے۔ اس تخصیص کے باوجود آپ کی اولاد میں سے سوائے ان کے جو کم عمری میں فوت ہوئے سب نے وصیت کی اور اس بابرکت نظام میں شامل ہوئے۔

پھر اگر آپؑ کا ارادہ اپنی ذات کے لئے مال و دولت جمع کرنے کا ہی ہوتا تو ایک بار مال آجانے کے بعد آپ کسی صورت اسے واپس جانے نہ دیتے جبکہ آپ تو اس برعکس فرماتے ہیں:

’’اگر کوئی شخص وصیّت کر کے پھر کسی اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیّت سے منکر ہو جائے یا اس سلسلہ سے رُوگردان ہو جائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کر لیا ہو پھر بھی جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور ردّ کرنے کے لائق ہے۔‘‘ (الوصیّت صفحہ 33)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظام وصیت کے تحت جمع ہونے والے اموال کے مصارف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ یہ مالی آمد ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔‘‘ (الوصیت صفحہ ۲۶)

حضرت مصلح موعودؓ اور وصیّتی اموال کا مصرف:

حضورؓ فرماتے ہیں:

پھر یہ نظام ملکی نہ ہوگا بلکہ بوجہ مذہبی ہونے کے بین الاقوامی ہوگا۔ انگلستان کے سوشلسٹ وہی نظام پسند کرتے ہیں جس کا اثر انگلستان تک محدود ہو، روس کے بالشویک وہی نظام پسند کرتے ہیں جس کا اثر روس تک محدود ہو مگر احمدیت ایک مذہب ہے وہ اس نئے نظام کی طرف روس کو بھی بلاتی ہے۔ وہ جرمنی کو بھی بلاتی ہے۔ وہ انگلستان کو بھی بلاتی ہے، وہ امریکہ کو بھی بلاتی ہے، وہ ہالینڈ کو بھی بلاتی ہے۔ وہ چین اور جاپان کو بھی بلاتی ہے پس جو روپیہ احمدیت کے ذریعہ اکٹھا ہوگا وہ کسی ایک ملک پر خرچ نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ساری دنیا کے غریبوں کیلئے خرچ کیا جائے گا، وہ ہندوستان کے غرباء کے بھی کام آئے گا، وہ چین کے غرباء کے بھی کام آئے گا وہ جاپان کے غرباء کے بھی کام آئے گا وہ افریقہ کے غرباء کے بھی کام آئے گا، وہ عرب کے غرباء کے بھی کام آئے گا، وہ انگلستان، امریکہ، اٹلی، جرمنی اور روس کے غرباء کے بھی کام آئے گا۔

(نظام نو۔ انوار العلوم جلد ۱۶ صفحہ ۵۹۳)

پھر حضورؓ وصیتی اموال کے خرچ کرنے کے مختلف مواقع کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’آئندہ زمانہ میں اشاعت اسلام کی ایسی مصلحتیں ظاہر ہوں گی یعنی اسلام کو عملی جامہ پہنا کر اس کی خوبیوں کے اظہار کے مواقع ایسے نکلیں گے کہ ان پر وصیت کے روپیہ کو خرچ کرنا جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہوگا۔ پھر ’’یتیموں اور مسکینوں‘‘ کے الفاظ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعمال فرمائے ہیں اور بتایا ہے کہ اس روپیہ پر محتاجوں کا حق ہے۔ پس درحقیقت ان الفاظ میں اسی نظام کی طرف اشارہ ہے جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے کہ ہر فرد بشر کے لئے کھانا مہیا کیا جائے۔ ہر فرد بشر کے لئے کپڑا مہیا کیا جائے۔ ہر فرد بشر کے لئے مکان مہیا کیا جائے، ہر فرد بشر کے لئے تعلیم اور علاج کا سامان مہیا کیا جائے۔ اور یہ کام ٹیکسوں سے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جائدادیں لی جائیں اور اس ضرورت پر خرچ کی جائیں۔‘‘ (ایضاً ۵۹۷)

پس آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ یہ نظام جسے حضرت مصلح موعودؓ نے نظام نو کا نام دیا دنیا کے ہر نظام پر فوقیت لے گیا ہے حضرت مصلح موعودؓ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے مگر یہ بات درست نہیں وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کیلئے ہے جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دُکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی، جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روزویلٹ بنا سکتے ہیں۔ یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص، کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیۃ کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔

(نظام نو۔ انوار العلوم ۶۰۰-۶۰۱)

(جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

MTA کی فریکوئنسی میں ضروری تبدیلی

انڈیا کی جن جماعتوں میں KU بینڈ (دوفٹ چھوٹی ڈش) کے ذریعہ MTA مشاہدہ کیا جاتا ہے ان کی آگاہی کے لئے ضروری اعلان ہے کہ MTA انٹرنیشنل جو کہ اس وقت ABS-1 میں مشاہدہ کیا جا رہا ہے اس کو ABS-2 میں منتقل کیا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں آپ کے ریسیور کی سیٹنگ میں درج ذیل تبدیلی لازم ہوگی۔

Satellite	:	ABS-2	Position	:	75^{O} East
Frequency	:	12523	Symbol Rate	:	30000
FEC	:	1 / 2	Polarisation	:	Horizontal

اپنے ریسیور میں مذکورہ بالا فریکوئنسی کو Feed کرنے کے لئے اپنے ریسیور کے Menu میں جا کر چینلز کے Auto Scan کرنے کی صورت میں یہ نئی فریکوئنسی خود بخود Feed ہو جائے گی اور آپ MTA سے حسب سابق استفادہ کر سکتے ہیں۔

یہ تبدیلی مورخہ 20 اپریل 2014ء سے واقع ہوگی۔ مورخہ 27 اپریل 2014ء تک پرانی اور نئی فریکوئنسی دونوں میں ایم ٹی اے مشاہدہ کیا جا سکتا ہے جس کے بعد مذکورہ بالا نئی فریکوئنسی پر ہی MTA کا مشاہدہ ممکن ہے۔ احباب اس سے مطلع رہیں۔ (ناظر نشر و اشاعت قادیان)

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

دھلی میں مورخہ ۲۳ مارچ ۲۰۱۴ء کو بعد نماز عصر مکرم انور رضا صاحب سیکرٹری ضلع اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ مکرم سلیق احمد ڈار صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد علی الترتیب مکرم فرحان مبشر صاحب، صدر جماعت گڑگاؤں اور مکرم داؤد احمد صاحب سیکرٹری مال ضلع نے خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید عبدالہادی کاشف، مبلغ سلسلہ دہلی)

کٹک: میں مورخہ ۲۴ مارچ ۲۰۱۴ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سید ذکی احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں علی الترتیب مکرم عطاء المجیب صاحب، مکرم سید ابونصر تبشیر صاحب اور مکرم مولوی فضل حق خان صاحب مبلغ انچارج کٹک نے سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر پر خاکسار نے صدارتی تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں بخشی بازار، پیٹھاپور، جوبرا، رانی ہاٹ، منگلہ باغ، کالج اسکوار، اوایم پی، اورسی ڈی اے وغیرہ علاقوں سے احمدی احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کی خبر اڑیسہ کے ایک کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ Sambad میں ۲۵ مارچ ۲۰۱۴ء کی اشاعت میں شائع ہوئی۔ (سید طاہر احمد۔ امیر ضلع کٹک)

چنداپور: جماعت احمدیہ چنداپور میں مورخہ ۲۳ مارچ ۲۰۱۴ء کو جلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت مکرم محمود عطاء اللہ صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم معین الدین صاحب، مکرم شوکت احمد صاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ نور احمد میاں مبلغ انچارج نظام آباد۔ آندھرا پردیش)

حیدرآباد: حیدرآباد میں مورخہ ۲۳ مارچ ۲۰۱۴ء کو مسجد الحمد مومن منزل سعید آباد میں محترم سیٹھ سہیل احمد صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد علی الترتیب مکرم سید شجاعت حسین صاحب صدر حلقہ کاچی گوڑہ، مکرم حمید احمد غوری صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی، مکرم سید ظفر احمد صاحب نائب امیر حیدرآباد اور مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد نے خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

(سید ابوالحسن سلیم۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد حیدرآباد)

گلبرگہ: گلبرگہ میں مورخہ ۲۳ مارچ ۲۰۱۴ء کو محترم قریشی محمد عبداللہ صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر عبدالرب استاد صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(رحمٰن خان، مبلغ سلسلہ گلبرگہ)

جلسہ یوم مصلح موعود

ساونت واڑی: جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں بتاریخ ۲۰ فروری ۲۰۱۴ء جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم نذیر خان صاحب نے کی۔ مکرم سراج الدین صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ بعدہ ایک نظم ہوئی جو مکرم سراج احمد سندی نے خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم فاروق احمد ہریکر صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا بعد ازاں مکرم حمید خان صاحب قائد مجلس نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے عنوان پر خطاب کیا۔ آخر پر مکرم عطاء السلام صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر ساونت واڑی کے خدام واطفال ولجنہ میں ایک مقابلہ کوئز کرایا گیا۔ جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے ممبران میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ (عبدالستار، مربی سلسلہ شیرلہ ساونت واڑی)

وارانسی: جماعت احمدیہ وارانسی میں ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منایا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم فرحت اللہ صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں خاکسار نے جلسہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر ہوشیار پور کے واقعات اور حضرت مصلح موعود کی سیرت کے چند پہلو بیان کیے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (شبیر احمد چاند سرکل انچارج بنارس)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرکل دُمکا صوبہ جھارکھنڈ کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا

مدھوپور: جماعت احمدیہ مدھوپور میں مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۱۴ کو زیر صدارت مکرم حیدر علی صاحب ایڈووکیٹ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا، تلاوت ونظم کے بعد خالد احمد سرکل انچارج اور سلیم احمد خان صاحب معلم نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

گوڈا: جماعت احمدیہ گوڈا میں مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۱۴ء کو زیر صدارت مکرم ذاکر انصاری صاحب صدر جماعت احمدیہ گوڈا جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی عالم صاحب کی تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

پاکوڑ: جماعت احمدیہ پاکوڑ میں مورخہ ۲۰ فروری ۲۰۱۴ء کو زیر صدارت مکرم مسعود احمد صاحب ایڈووکیٹ جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی شیخ اکبر صاحب اور مبارک احمد صاحب کی تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

دھنباد: جماعت احمدیہ دھنباد میں مورخہ ۲۳ فروری ۲۰۱۴ء کو زیر صدارت مکرم شمیم اختر صاحب جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار خالد احمد اور مکرم شاکر خان صاحب کی تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (خالد احمد سرکل انچارج دُمکا زون۔ جھارکھنڈ)

تصحیح: اخبار بدر 17-اپریل 2014، صفحہ 15 دوسرے کالم میں خطبہ جمعہ کی تاریخ 21 مارچ 2013 اور 28 مارچ 2013 سہواً لکھی گئی ہے جوکہ دراصل 2014ء ہے۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)

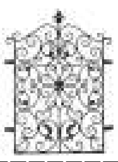

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

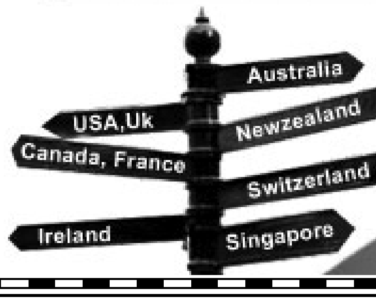

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

خواب سے مشابہ ہے کہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ میں پڑھنے کے وقت ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض صحابہ کے بھی تاثرات ہیں۔ حضرت حافظ عبدالعلی صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں بوقت خطبہ الہامیہ موجود تھا۔ حضور کی آواز اس وقت بدلی ہوئی تھی۔ ضلع سیالکوٹ کا ایک سید ملہم (سید صاحب تھے ان کو الہام ہوا کرتا تھا لیکن بہرحال احمدی تھے وہ) میرے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ فرشتے بھی سننے کے لئے موجود ہیں۔

حضرت میاں امیر الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب جو خطبہ الہامیہ سنا کر نکلے تو راستے میں فرمایا کہ جب میں ایک فقرہ کہہ رہا ہوتا تھا تو مجھے پتا نہیں ہوتا تھا کہ دوسرا فقرہ کیا ہوگا، لکھا ہوا سامنے آجاتا تھا اور میں پڑھ دیتا تھا۔ حضور بہت ٹھہر ٹھہر کر اور آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے۔

حضرت مولوی عبداللہ صاحب بٹالوی تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبدالحیٔ صاحب عرب جو عرب سے آ کر بہت دنوں تک قادیان میں بغرض تحقیق ٹھہرے اور بعد میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ انہوں نے خاکسار سے اپنی بیعت کرنے کا حال اس طرح بیان کیا تھا۔ فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فصیح و بلیغ تصانیف کو پڑھ کر اس بات کا دل سے قائل ہوگیا تھا کہ ایسا کلام سوائے تائید الٰہی کے اور کوئی لکھ نہیں سکتا۔ لیکن یہ مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ یہ کلام خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اگرچہ مجھے حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دیگر علماء اس بات کا یقین دلاتے اور شہادت دیتے تھے لیکن میرے شبہ کو ان کا بیان دور نہ کر سکا اور میں نے مختلف طریقوں سے اس بات کا ثبوت مہیا کرنا شروع کر دیا کہ آیا واقعی یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا ہی کلام ہے؟ اور کسی دوسرے کی امداد اس میں شامل نہیں۔ چنانچہ میں عربی میں بعض خطوط حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ کر ان کے جواب عربی میں ہی حاصل کرتا اور پھر اس عبارت کو غور سے پڑھتا اور اس کا مقابلہ حضور کی تصانیف سے کر کے معلوم کرتا تھا کہ یہ دونوں کلام ایک جیسے ہیں۔ لیکن پھر بھی مجھے کچھ نہ کچھ ان میں فرق ہی نظر آتا جس کا جواب مجھے یہ دیا جاتا کہ حضرت اقدس کا عام کلام جو خطوں وغیرہ کے جواب میں تحریر ہوتا ہے اس میں معجزانہ رنگ اور خاص تائید الٰہی نہیں ہو سکتی چونکہ عربی تصانیف کو حضرت صاحب نے متحدیانہ طور پر خدا تعالیٰ کے منشا اور حکم کے ماتحت اس کی خاص تائید سے لکھا ہے اس لئے ان کا رنگ جدا ہوتا ہے اور جدا ہونا چاہئے ورنہ عام لیاقت اور خاص تائید الٰہی میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔

بہرحال میں قادیان میں اس بات کی تحقیقات کے واسطے ٹھہرا رہا تاکہ میں بھی کوئی اس قسم کی تائید الٰہی بچشم خود ملاحظہ کروں۔ چنانچہ خطبہ الہامیہ کے نزول کا وقت آ گیا اور میں نے اپنی آنکھوں سے اس الہامی اور معجزانہ کلام کے نزول کو دیکھا اور خود کانوں سے سنا کہ بلا امداد غیرے کس طرح وہ انسان روز روشن میں تمام لوگوں کے سامنے ایسا فصیح و بلیغ کلام سنا رہا ہے۔ لہٰذا میں نے اس خطبہ کو سننے کے بعد شرح صدر سے بیعت کر لی۔

یعنی اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں کہ جو محمدی سلسلے میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں اور سچ مچ میرا رب میرے ساتھ ہے۔ میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک۔ اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں۔ میرا رنج دینا تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے۔ ایک قوم کو میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں۔ اور میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے اس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔

خطبہ الہامیہ کی بعض عبارتوں کا اُردو ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

کہ اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے اکیلے خدا کا خوف کر کے اس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔ کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا بندوں پر رحم کرے اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسانے سے تدارک کیا جائے۔ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں پھیلایا اور ملک فاسد ہو گیا اور شیطان نے جاہلوں کا شکریہ ادا کیا۔ پس اس خدا کا شکر کرو جس نے تم کو یاد کیا اور تمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اور تمہارے بوئے ہوئے کو اور تمہاری زراعت کو آفتوں سے بچایا اور مینہ نازل فرمایا اور اس کے سرمائے کو کامل کیا اور اپنے مسیح کو ضرر کے دور کرنے کے لئے اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا اور تمہیں تمہارے امام کے زمانے میں غیر کے زمانے کے بعد داخل کیا۔

پھر آپ فرماتے ہیں

میں ولایت کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلے کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر قائم ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارے پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر مت مرو اور زمانہ نزدیک آ گیا ہے اور وقت نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔

پس یہ وہ عظیم الشان نشان ہے یہ عظیم الشان الفاظ ہیں یہ دعوت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے دی۔ اللہ تعالیٰ کے الہام سے آپ نے دی دنیا کو اور یہ نشان جیسا کہ میں نے کہا 11 اپریل 1900ء کو ظہور میں آیا۔ آج تک یہ نشان اپنی چمک دکھلا رہا ہے اور آج تک کوئی ماہر سے ماہر زبان دان اور بڑے سے بڑا عالم اور ادیب بھی چاہے وہ عرب کا رہنے والا ہے اس کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ اور کس طرح یہ مقابلہ ہو سکتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام تھا جو آپ علیہ السلام کی زبان سے ادا ہوا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اور خاص طور پر عرب مسلمانوں کو عقل اور جرأت دے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرستادے کے پیغام کو سمجھیں اور امت مسلمہ کو آج پھر امت واحدہ بنانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کے مددگار بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2014

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔ گزشتہ ایک سو آٹھ سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا داخلہ کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ احمدیہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کر لیں۔ کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 30 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔ باقی طلباء جو تیس کے زمرہ میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں ان فِٹ Unfit ہو جائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔ شرائط داخلہ یہ ہیں:

1۔ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔ داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2014ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچا دیں۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دے گا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں 5 اگست 2014ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3۔ میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔ داخلہ کیلئے اُمیدوار طلبہ کا 6/اگست 2014 بروز بدھ صبح 9 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔ جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام و احمدیت، دینی معلومات، عربی، اُردو حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جس میں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رُجحان معلوم کرنے کیلئے سوالات کئے جائیں گے۔

5۔ انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی انہیں جامعہ احمدیہ میں مشروط داخلہ دیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6۔ امراء صدر صاحبان مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کیلئے ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

رابطہ نمبر: 09463324783, 09646934736, 01872-220583

نوٹ: داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلیفون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی لکھیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 24 April 2014 IssueNo.17

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے دکھائے ایسے ہیں جو ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہیں اور مخالفین احمدیت کا منہ بند کرنے کے لئے ہمیں مواد مہیا کرتے ہیں۔ آپؑ کی صداقت کی دلیل ہمیں مہیا کرتے ہیں۔ اور خاص طور پر خطبہ الہامیہ تو عظیم الشان نشانوں میں سے ہے جس نے بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر دیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان نشان ''خطبہ الہامیہ'' کے متعلق بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 اپریل 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ایسے نشان کا ذکر کروں گا جو آج کے دن یعنی 11/اپریل 1900ء میں ظاہر ہوا۔ یہ نشان آپ کا عربی زبان میں خطبہ ہے جو خاص تائید الٰہی سے آپ کی زبان پر جاری ہوا۔ یہ ایک ایسا نشان تھا جو الہامی تھا اس لئے اس کا نام ''خطبہ الہامیہ'' رکھا گیا۔ اس الہامی خطبہ اور اس الہامی کیفیت کو دو سو کے قریب لوگوں نے سنا اور دیکھا مجھے بھی کسی نے اس طرف توجہ دلائی کہ آج کے دن کی مناسبت سے جبکہ آج جمعہ بھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم الشان نشان کو بیان کروں کیونکہ ایسے احمدی بھی ہیں جو شاید خطبہ الہامیہ کا نام تو جانتے ہوں جو کتابی صورت میں شائع ہے لیکن اس کی تاریخ اور پس منظر اور مضمون کا علم نہیں رکھتے۔ اور اس بات نے مجھے حیران بھی کیا جب یہ پتا چلا کہ بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کو پتا ہی نہیں کہ خطبہ الہامیہ کیا چیز ہے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نشان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے دکھائے ایسے ہیں جو ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہیں اور مخالفین احمدیت کا منہ بند کرنے کے لئے ہمیں مواد مہیا کرتے ہیں۔ آپ کی صداقت کی دلیل ہمیں مہیا کرتے ہیں۔ اور خاص طور پر خطبہ الہامیہ تو عظیم الشان نشانوں میں سے ہے۔ جس نے بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر دیئے۔ بہر حال جیسا کہ میں نے کہا کہ مختصراً تاریخ اور پس منظر اس کا بیان کروں گا اور یہ بھی کہ اس نے اپنوں پر اس وقت کیا اثر کیا، کس کیفیت میں سے وہ گزرے اور غیر اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ اسی طرح اس خطبہ کی چند سطریں یا بعض چھوٹے سے اقتباسات پیش کروں گا۔

اس الہامی خطبہ کی حقیقت اور عظمت کا تو اسے پڑھنے سے ہی پتا چلتا ہے لیکن یہ چند فقرے جو میں پیش کروں گا جو میں نے چنے ہیں پڑھنے کے لئے، ان میں بھی اس کی عظمت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام و مرتبے کا پتا چلتا ہے۔ تذکرہ میں یہ خطبہ الہامیہ اس لئے شاید شامل نہیں کیا گیا کہ علیحدہ کتابی صورت میں چھپا ہوا ہے لیکن بہر حال مجھے اس بارے میں کچھ تحفظات ہیں اس لئے آئندہ جب بھی تذکرہ شائع ہو تو متعلقہ ادارے اس بارے میں مجھ سے پوچھ لیں جو بھی ایڈیشن شائع آئندہ یا کسی زبان میں۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ

یوم العرفات کو یعنی عید الاضحیٰ سے ایک دن پہلے علی الصبح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بذریعہ ایک خط کے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو اطلاع دی کہ ''میں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دعا میں گزارنا چاہتا ہوں اس لئے وہ دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام مع جائے سکونت (یعنی پتہ وغیرہ کہاں رہتے ہیں) لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تا کہ دعا کرتے وقت مجھے یاد رہے'' اس پر تعمیل ارشاد میں ایک فہرست احباب کی ترتیب دے کر حضور کی خدمت میں بھیج دی گئی۔ مغرب وعشا کی نمازوں کے بعد فرمایا کہ چونکہ میں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گزاروں اس لئے میں جاتا ہوں تا کہ تخلف وعدہ نہ ہو۔ یہ فرما کر حضور تشریف لے گئے اور دعا میں مشغول ہو گئے۔ دوسری صبح عید کے دن مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے اندر جا کر تقریر کرنے کے لئے خصوصیت سے عرض کی۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا۔ خدا نے ہی حکم دیا ہے اور پھر فرمایا کہ رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔ میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔ شاید یہی مجمع ہو یعنی عید کا۔

پھر یہ بھی رپورٹس میں ہے کہ جب حضرت اقدس عربی خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔ جب حضرت مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے ''یا عباد اللہ'' کے لفظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔

اثنائے خطبہ میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا کہ ''اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں'' یعنی ساتھ ساتھ لکھتے جاؤ۔ اگر کوئی لفظ سمجھ نہیں آیا تو ابھی پوچھ لینا۔ جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کا نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمد للہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق قبول ہو گئیں۔ اس کے بعد اس کا اردو میں ترجمہ شروع ہوا۔ ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سنا رہے تھے کہ حضرت اقدس علیہ السلام فرطِ جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ حضور کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا۔ ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ ''مبارک'' یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خطبہ چونکہ ایک زبردست علمی نشان تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اس لئے اس کی خاص اہمیت کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام میں تحریک فرمائی کہ اسے حفظ کیا جائے۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں صوفی غلام محمد صاحب، حضرت میر محمد اسمعیل صاحب، مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کے علاوہ بعض اور اصحاب نے اسے زبانی یاد کیا۔ بلکہ مؤخر الذکر دو اصحاب نے مسجد مبارک کی چھت پر مغرب اور عشاء کے درمیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں بھی اسے زبانی سنایا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب جو انتہا درجہ ادبی ذوق رکھتے تھے وہ تو اس خطبہ کے اتنے عاشق تھے کہ اکثر اسے سناتے رہتے تھے اور اس کی بعض عبارتوں پر تو ہمیشہ وجد میں آ جاتے۔ مولوی صاحب ایسے بلند پایہ عالم کو خطبہ الہامیہ کے اعجازی کلام پر وجد آنا ایک طبعی بات قرار دی جا سکتی ہے مگر خدا کی طرف سے ایک تعجب انگیز امر یہ پیدا ہوا کہ یہ تقریر سننے والے بچے بھی اس کی جذب و کشش سے خالی نہیں تھے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا بیان ہے کہ وہ دن جس میں یہ تقریر کی گئی ابھی ڈوبا نہیں تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے جن کی عمر 12 سال سے بھی کم تھی اس کے فقرے قادیان کے گلی کوچوں میں دہراتے پھرتے تھے یعنی خطبہ کے فقرے جو ایک غیر معمولی بات تھی۔ یہ خطبہ اگست 1901ء میں شائع ہوا۔ حضور نے نہایت اہتمام سے اسے کاتب سے لکھوایا۔ فارسی اور اردو میں ترجمہ بھی خود کیا اور اعراب بھی خود لگائے۔ اصل خطبہ جو کتاب ہے خطبہ الہامیہ اس کے اڑتیسویں صفحہ پر ختم ہو جاتا ہے جو کتاب کے باب اول کے تحت درج ہے۔ اگلا حصہ آخر تک عام تصنیف ہے جس کا اضافہ حضور نے بعد میں فرمایا۔ اور پوری کتاب کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا۔ یعنی پہلا حصہ جو ہے وہ اصل خطبہ الہامیہ ہے۔ یہ کتاب شائع ہوئی تو بڑے بڑے عربی دان اس کی بے نظیر زبان اور عظیم الشان حقائق و معارف پڑھ کر دنگ رہ گئے۔ حق تو یہ ہے کہ مسیح محمدی کا یہ وہ علمی نشان ہے جس کی نظیر قرآن مجید کے بعد نہیں ملتی۔ اسی خطبہ الہامیہ کے متعلق دو خوابیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم مبارک سے لکھی ہوئی ملی ہیں جو تذکرے میں درج بھی ہیں۔

19/اپریل 1900ء کی تاریخ میں میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔ ان سے انہوں نے پوچھا کہ اس جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو۔ کیا کہتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ اوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے۔ (یہ خواب بیان کر رہے ہیں کہ اوپر کیا حالات ہیں)

یہ خواب بعینہٖ سید امیر علی شاہ صاحب کے

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان